بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامعہ عبداللہ بن عمر کا لاہور
دینی، اصلاحی، تبلیغی اور تحقیقی رسالہ

240

ماہنامہ علم و عمل لاہور

ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ
اکتوبر 2023ء

دوستی کا معیار
22

20 اصول... کامیاب زندگی کا دستور
6

رب تعالیٰ کا شکر کیسے ادا کریں 13

مختصر مگر انتہائی مفید کلمات 24

غصہ دور کرنے کی 6 تدبیریں 33

قرآن و حدیث کی روشنی میں روزانہ کئی بار 690 (ڈالر) ہم ضائع کرتے رہتے ہیں
اداریہ

ہم یہ کیوں نہیں بتاتے؟ 11

اولاد کی تربیت کے 3 انمول طریقے 17+18

دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجیے، دوسروں کو لگوا دیجیے، یا بتا دیجیے تاکہ وہ اس دینی علمی تحفہ سے فائدہ اٹھا سکیں

690 (ڈالر) ہم ضائع کرتے رہتے ہیں

قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات سمجھانا چاہتا ہوں کہ ہم عقل مند ہو کر کم عقلی کیسے کر جاتے ہیں؟ اور اپنے ساتھ مسلسل کرتے رہتے ہیں۔ ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیے گا کہ گھاٹے اور نقصان میں آخر ہم کیوں رہنا چاہتے ہیں، وہ بھی آخرت کے لحاظ سے اپنی ہی سستی کی وجہ سے، اپنے ہی حق میں روزانہ کئی کئی بار 690 ڈالر کا نقصان در نقصان بڑھاتے جا رہے ہیں۔ (یہ ڈالروں کا نقصان تو سمجھانے کے لیے ہے، حقیقت میں تو اس سے کہیں زیادہ نقصان ہے)۔

اب اس بات کی تشریح قرآن وحدیث سے اس طرح سنئے کہ قرآن کریم میں آتا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (سورۃ الانعام، آیت: 160)

کہ اس امت کا کوئی فرد بھی جو نیک عمل بھی لائے گا اسے ایک نہیں دس گنا ثواب دیا جائے گا۔

اور بخاری شریف کی روایت میں یوں ہے کہ "ہر عمل کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک (بلکہ بعضوں کا لاکھوں گنا تک) بڑھا دیا جاتا ہے۔

(صحیح البخاری، باب من ہم بحسنۃ او بسیئۃ، رقم الحدیث: 6491)

معلوم ہوا کہ ہم جو نیک کام بھی روزانہ کرتے ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس نیکی کا ثواب جو کہ اخلاص سے ہو تو دس گنا ضرور بالضرور دیتے ہیں، بلا امتیاز ہر مسلمان کو ہر نیکی کا ثواب دس گنا ضرور ملتا ہے لیکن اخلاص اور اتباعِ سنت کے لحاظ سے یہی ثواب سات سو گنا تک لے جایا جا سکتا ہے۔ اب مجھے اپنے آپ سے سوال ہے، آپ کو اپنے آپ سے سوال ہونا چاہیے کہ ہم جو نیکی کرتے ہیں تو اس کا دس گنا ہی ثواب کیوں لیتے ہیں؟ سات سو گنا ثواب کیوں نہیں لے پاتے؟ 690 ڈالر مثال کے طور پر ہر نیک عمل پر ہم کیوں ضائع کرواتے ہیں؟ بھلا سوچئے! اگر یہ بات واقعی ڈالر ملنے والی ہوتی تو کیا ہم روزانہ کئی کئی بار 690 ڈالر ضائع کرتے؟ تو جب یہی بات ڈالروں کی نہیں بلکہ دنیاوی خزانوں سے بہتر، آخرت کے لحاظ سے 690 نیکیاں ضائع کر رہے ہیں تو ہماری عقل مندی کا ثبوت ہے یا کم عقلی کا؟ یہ ذرا اپنے بارے میں ہمیں غور کر لینا چاہیے۔

700 گنا نیکی کیسے حاصل ہو؟

اخلاص کی تازہ نیت کرنے کے لیے یہ تین جملے کہہ لینے چاہئیں:

1. یا اللہ پاک آپ کی رضا کے لیے کرتا/کرتی ہوں
2. یا اللہ پاک آپ کی توفیق سے کرتا ہوں/کرتی ہوں
3. یا اللہ پاک آپ سے ہی اس کا اجر سات سو گنا سے زیادہ چاہتا ہوں/چاہتی ہوں۔ اور عمل کے ساتھ یوں دعا بھی کر لی جائے کہ یا اللہ پاک اسے آسان فرما دیجیے اور اپنی بارگاہ میں قبول فرما لیجیے۔ پھر دیکھئے اِن شاء اللہ تعالیٰ کبھی کسی نیکی میں 690 ڈالر (نیکیاں) ضائع نہیں ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (سورۃ التوبۃ، آیت: 120)

اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر عمل پر سات سو گنا نیکی لینے کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا حکیم الامت مجدد الملت شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ | شیخ الامت حضرت مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ | عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ | شیخ المشائخ الحاج محمد عشرت علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ برکتِ چہار سلسلہ: چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، قادریہ

بابرکت دعا

شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور رحمۃ اللہ علیہ
بانی جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

رئیس دارالافتاء شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث دارالعلوم کراچی

مدیر
محمد عتیق الرحمن
مہتمم و ناظم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

مولانا عبدالرحیم
نائب ناظم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
0321-4200041

دینِ حق کا ترجمان

ماہ نامہ علم و عمل لاہور

240

جلد نمبر: 21

شمارہ نمبر: 12

MONTHLY ILM-O-AMAL

ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ / اکتوبر 2023ء

مشیران گرامی

مفتی محمد حسن صاحب، استاذ الحدیث، جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
مولانا عبدالرحمن صاحب، مدرس: جامعہ اشرفیہ لاہور
قاری محمد اسحاق صاحب، مدیر: ماہ نامہ "محاسن اسلام"، ملتان
مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
مولانا محمد عمر فاروق صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
مولانا محمد طیب الیاس صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

آپ اپنے رسالہ ماہ نامہ "علم و عمل، لاہور" جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین و مشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھئے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کو بتا دیجئے یا لگوا دیجئے

سرکولیشن مینیجر: مولانا زین العابدین صاحب، فون: 0331-4546365
معاون مدیر: مولانا محمد نوید جاوید صاحب، فون: 0302-4143044
مسئول عمومی امور: مولانا محمد سرور صاحب، فون: 0322-8405054

قیمت فی شمارہ ... 50 روپے

قیمت سالانہ..... (مع ڈاک خرچ) 600 روپے

رقم منی آرڈر یا دستی بھیجئے۔ رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

یہ رسالہ کسی کو ہدیہ دینے کے لئے یہاں آپ اپنی مہر یا نام لکھ سکتے ہیں

فہرست مضامین

قرآن وحدیث کی روشنی میں روزانہ کئی بار 690 ڈالر ہم ضائع کرتے رہتے ہیں (مدیر)	1
یہودی ایک فتنہ پرور قوم	4
بہترین اور بدترین بندے	5
20 اصول.....کامیاب زندگی کا دستور	6
یہ کوشش باعثِ کشش ہے	7
دین اسلام...ایک نظامِ زندگی	8
جسم کی تکلیف روح کی لذت اصل آخرت کی زندگی ہے	9+10
ہم یہ کیوں نہیں بتاتے؟ (مدیر)	11
// // //	12
رب تعالیٰ کا شکریہ کیسے ادا کریں	13
// // //	14
بیوی بچوں کی ضروریات کو مقدم رکھنا	15
احساس پیدا کیجیے!	16
اولاد کی تربیت کے 3 انمول طریقے (مدیر)	17+18
کیا کبھی آپ نے یہ سوچا ہے؟	19
دین میں حد سے بڑھنا	20
صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے ایمان افروز واقعات	21
دوستی کا معیار	22
آن لائن معاملات سے متعلق مسائل	23
مختصر مگر انتہائی مفید کلمات	24
روزانہ شکر ادا کرنا زندگی میں کیا تبدیلی لاتا ہے؟ قسط:3	25+26
بچے خطرات کی زد میں	27
محنت کبھی ضائع نہیں جاتی	28
وصیت کی حقیقت اور ضرورت (مدیر)	29
کھانا کھاتے وقت مسنون طریقہ اپنایئے!	30
دوسروں کو بُرے ناموں سے مت پکاریئے!	31
بڑے نے پوچھا چھوٹے سے	32
غصہ دور کرنے کی 6 تدبیریں (مدیر)	33
جامعہ کے شب و روز	34

صلاۃ التسبیح 4 رکعت نفل

تسبیح: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

ثنا کے بعد سورۃ فاتحہ سے پہلے 15 مرتبہ۔

رُکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے بعد 10 مرتبہ

رُکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہوں تو 10 مرتبہ۔

سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد 10 مرتبہ

دو سجدوں کے درمیان جب بیٹھیں تو 10 مرتبہ۔

دوسرے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد 10 مرتبہ۔ دوسرے سجدہ کے بعد قیام سے پہلے 10 مرتبہ۔ یوں پہلی رکعت میں کل 75 مرتبہ تسبیحات ہوئیں، باقی تین رکعتیں بھی اِسی ترتیب سے پڑھ لی جائیں تو صلاۃ التسبیح مکمل ہو جائے گی۔

(ماخوذ از سنن ابی داؤد: 1297، اسنادہ حسن)

الحدیث، ترجمہ: صلاۃ التسبیح پڑھنے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد: 1297، اسنادہ صحیح)

یہودی ایک فتنہ پرور قوم

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿99﴾

ترجمہ: کہہ دو کہ اے اہلِ کتاب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ٹیڑھ پیدا کرنے کی کوشش کر کے ایک مؤمن کے لیے اس میں کیوں رکاوٹ ڈالتے ہو جب کہ تم خود حقیقتِ حال کے گواہ ہو جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔

تفسیر: یہاں سے آیت نمبر 108 تک کی آیات ایک خاص واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ مدینہ منورہ میں دو قبیلے ''اوس'' اور ''خزرج'' کے نام سے آباد تھے۔ اسلام سے پہلے ان کے درمیان سخت دشمنی تھی، اور دونوں میں وقتاً فوقتاً جنگیں ہوتی رہتی تھیں، جو بعض اوقات سالہا سال جاری رہتی تھیں۔ جب ان قبیلوں کے لوگ مسلمان ہو گئے تو اسلام کی برکت سے ان کی یہ دشمنی ختم ہو گئی اور اسلام کے دامن میں آ کر وہ شیر و شکر ہو کر (بھائی بھائی بن کر) رہنے لگے بعض یہودیوں کو ان کا یہ اتحاد ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ ایک مرتبہ دونوں قبیلوں کے لوگ ایک مجلس میں جمع تھے، ایک یہودی شماس بن قیس نے ان کے پیار محبت کا یہ منظر دیکھا تو اس سے نہ رہا گیا، اور اس نے ان کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لیے یہ ترکیب کی کہ ایک شخص سے کہا کہ اس مجلس میں وہ اشعار سنا دو جو زمانۂ جاہلیت میں قبیلہ اوس اور خزرج کے شاعروں نے ایک لمبی جنگ کے دوران ایک دوسرے کے خلاف کہے تھے۔ اس شخص نے وہ اشعار سنانے شروع کر دیئے نتیجہ یہ ہوا کہ ان اشعار سے پرانی باتیں تازہ ہو گئیں، شروع میں دونوں قبیلوں کے لوگوں میں زبانی تکرار ہوئی، پھر بات بڑھ گئی اور آپس میں نئے سرے سے جنگ کی تاریخ اور وقت مقرر ہونے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم ہوا تو آپ کو سخت صدمہ ہوا آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں تنبیہ فرمائی کہ یہ سب شیطانی حرکت تھی۔ بالآخر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سمجھانے سے یہ فتنہ ختم ہوا۔ ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے پہلے تو یہودیوں سے خطاب کر کے فرمایا ہے کہ اول تو تم کو خود ایمان لانا چاہیے، اور اگر خود اس سعادت سے محروم ہو تو کم از کم ان لوگوں کے راستہ میں رکاوٹ تو نہ ڈالو جو ایمان لا چکے ہیں۔ اس کے بعد بڑے مؤثر انداز میں مسلمانوں کو نصیحت فرمائی ہے، اور آخر میں باہمی جھگڑوں سے بچنے کا علاج یہ بتایا ہے کہ اپنے آپ کو دین کی تبلیغ و دعوت میں مصروف کر لو تو اس سے اشاعتِ اسلام کے علاوہ یکجہتی بھی پیدا ہو گی۔

محبت میں اعتدال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی سے محبت کرو تو حد سے مت بڑھنا ہو سکتا ہے وہی شخص تمہارا دشمن بن جائے۔ (سنن ترمذی: 1997، اسنادہ صحیح)

فہم حدیث
سلسلہ نمبر: 61

بہترین اور بدترین بندے

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ، وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ، الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ، الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ

''اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں...جن پر نظر پڑے تو فوراً اللہ تعالیٰ یاد آجائے، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین بندے وہ ہیں...جو دوسروں کی چغلیاں کھاتے پھرتے ہیں، پیاروں کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں اور بے گناہوں میں عیب تلاش کرتے ہیں۔'' (مسند احمد، مسند الشامیین 17998، اسنادہ حسن)

بہترین بندے اللہ تعالیٰ کے جو نیک بندے اُس کی اطاعت اور فرماں برداری کرتے ہیں، اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد رکھتے ہیں، دنیا کے غیر ضروری مشاغل سے دور رہتے ہیں، اپنی راتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے قیمتی بناتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے قرب کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتے ہیں، اُن کے چہروں پر نور برستا ہے، جس کو دیکھ کر انسان کا باطن روشن ہو جاتا ہے اور اُسے ربّ تعالیٰ کی یاد آتی ہے۔

؎ مردِ حقانی کی پیشانی کا نور
کب چھپا رہتا ہے پیشِ ذی شعور

بدترین بندے... چغل خور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ چغل خوری کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لیے کچھ لوگوں کی باتیں دوسروں تک پہنچانا۔''

(الادب المفرد: 425، اسنادہ صحیح)

جدائی ڈالنے والے دینِ اسلام اتحاد و اتفاق کا داعی ہے، انتشار و افتراق کو ناپسند کرتا ہے، جو لوگ دو محبت کرنے والوں اور دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں اُن کو بدترین بندوں میں شمار کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی عورت کو اُس کے شوہر سے یا غلام کو اُس کے آقا سے برگشتہ (باغی) کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (سنن ابی داود، باب فیمن خبب امرأۃ علی زوجہا، رقم الحدیث 2175، اسنادہ صحیح)

شیطان بہت خوش ہوتا ہے، تعریف کرتا ہے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے اپنے اُس کارندے کو جو میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے۔ (صحیح مسلم، باب تحریش الشیطان، رقم الحدیث 2813)

عیب تلاش کرنے والے بعض لوگ دوسروں کے عیوب کے درپے رہتے ہیں، جب کسی کا عیب اُن کے ہاتھ لگ جاتا ہے تو پھر وہ اُس کو رسوا کرنے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑتے اور وہ .....

(بقیہ ص: 26 پر)

الحدیث: ترجمہ: بدترین ہے وہ بندہ جو لوگوں میں عیب تلاش کرنے والا ہو۔ (مفہوم مسند احمد 17998، اسنادہ حسن)

20 اصول ... کامیاب زندگی کا دستور

انتخاب
مولانا عبدالرحمٰن صاحب
حضرت ابن صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

جتنی بھی نیکی کر لی جائے اتنا ہی اجر وثواب زیادہ ملتا ہے مگر مندرجہ ذیل طرزِ زندگی اختیار کر لی جائے تو اس سے اِن شاء اللہ تعالیٰ دنیا میں عزت واطمینانِ قلب حاصل ہوگا اور قبر وآخرت بھی اچھی ہوگی۔

1 نماز پنجگانہ خود بھی باجماعت ادا کرے اور بیوی بچوں اور متعلقین کو بھی نمازی بنائیں۔

2 روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کی پابندی اس طرح کرے کم از کم ایک پارہ اور سورۃ یٰسین صبح کی نماز کے بعد اور بعد نمازِ مغرب یا عشاء سورۃ الم السجدہ اور سورۃ ملک پڑھے

3 اگر نمازِ تہجد، اشراق زوال کے بعد زوال کے چار نفل اور عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت نفل اور نمازِ مغرب کے بعد 6 رکعت نفل پڑھ سکے تو بہت بہتر ہے۔

4 اگر مال دار ہو تو زکاۃ، عشر ادا کرے ویسے بھی اللہ تعالیٰ کے نام پر وقتاً فوقتاً دیتا رہے۔

5 ہر ماہ چاند کی 13-14-15 تاریخوں میں روزہ رکھے، ورنہ ایک روزہ تو ہر ماہ میں رکھ ہی لینا چاہیے۔

6 اگر ماں باپ زندہ ہوں تو ان کا ادب کرے اور اگر وفات پا چکے ہوں تو ان کی قبر پر جا کر فاتحہ پڑھے

7 میاں بیوی اور رشتہ داروں کے حقوق کا خاص خیال رکھے۔

8 کسی وارث کا حق نہ کھائے، رشوت، سود اور دوسرے تمام ناجائز وحرام مال سے بچے۔

9 مسجد میں دنیا کی باتیں نہ کرے مسجد میں جھاڑو دے اور مسجد کی خدمت کرے۔

10 زنا، لواطت، غیبت، گالی، سینما، گانے بجانے نشہ اور تصویر سے پرہیز کرے۔

11 مہینہ میں کم از کم تین چار یتیموں کو ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے 12 ہر ماہ میں ایک مرتبہ کسی قریبی ہسپتال میں جا کر بیماروں کی عیادت کرے۔

13 میت کی نماز جنازہ پڑھے۔

14 رات کو سورۃ اِخلاص پڑھ لے۔

15 غیر محرموں کو گھر نہ لائے اور خود بھی غیر محرم عورتوں کے ساتھ مجلس نہ کرے۔

16 فحش رسالے، ناول اور فسانے ہرگز نہ پڑھے

17 کبھی کبھی کسی پابند شرع بزرگ کے پاس جا کر خاموشی سے باادب بیٹھا کرے اگر دل کا سکون ہو تو بیعت بھی کرے۔ 18 شدید مجبوری کے بغیر قرض نہ لے 19 ہر جمعہ کو قریبی قبرستان جا کر فاتحہ پڑھے اور ان قبروں کو دیکھ اپنی قبر کو یاد کرے۔

20 اولاد کے بالغ ہوتے ہی مناسب جگہ رشتہ کر دے 21 روزانہ مندرجہ ذیل وظیفہ پڑھ لیا کرے:

کلمہ طیبہ 100 مرتبہ، درود شریف 1000 مرتبہ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ 100 مرتبہ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ 100 مرتبہ اگر کسی نے اس مختصر دستورِ حیات پر عمل کیا تو اُسے دونوں جہانوں میں خوشیاں اور سکون حاصل ہوگا اِن شاء اللہ تعالیٰ

یہ کوشش باعثِ کشش ہے

ابو ناجیہ لاہور

1 اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور ہر گروہ کی ایک سمت ہے جس کی طرف وہ رُخ کرتا ہے، لہٰذا تم نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔'' (سورۂ بقرہ، آیت:148)

2 اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ایک اُمت بنا دیتا، لیکن (الگ شریعتیں اِس لیے دیں) تاکہ جو کچھ اُس نے تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے، لہٰذا نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ (سورۂ مائدہ، آیت:48)

3 اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور اپنے ربّ کی طرف سے مغفرت اور وہ جنت حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر تیزی دِکھاؤ جس کی چوڑائی اتنی ہے کہ اُس میں تمام آسمان اور زمین سما جائیں، وہ پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

(سورۂ آل عمران، آیت:133)

قرآنِ کریم اور احادیثِ طیبہ میں اہلِ ایمان کو نیکی کرنے کی بار بار ترغیب دی گئی ہے، اور نیکی پر ملنے والے اجر وثواب کو بھی بیان کیا گیا ہے تاکہ نیکی کی جانب مزید رغبت ہو، لیکن اِس سے بڑھ کر نیکیاں کرنے کے ساتھ ساتھ نیکیوں میں پہل کرنے اور نیکی کے معاملے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی بھی تعلیم ہے، جیسا کہ اوپر کی تین آیات کریمہ سے معلوم ہوتا ہے۔ نیک اعمال اور اچھے اَخلاق کی طرف سبقت کرنا یہی مقابلے اور آگے بڑھنے کی چیز ہے، جیسا کہ آپ ذیل کی حدیث میں جانیں گے۔

نیکی میں آگے بڑھنے کا جذبہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں آکر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ مال دار لوگ ہی زیادہ اجر لے گئے، وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں، (اور ہم سے زائد کام یہ کرتے ہیں کہ) اپنے فاضل (ضرورت سے زائد) مالوں سے صدقہ وخیرات کرتے ہیں (اور یوں ہم سے زیادہ اجر حاصل کر لیتے ہیں)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایسی چیزیں نہیں بنائیں کہ تم اُن کا صدقہ کرو؟ بے شک ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، ہر الحمدللہ کہنا صدقہ ہے، ہر لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور تمہارا اپنی شرم گاہ (کی حفاظت) بھی صدقہ ہے۔ صحابہ کرام نے سوال کیا: ہم میں سے ایک شخص (شرم گاہ کے ذریعے سے) اپنی جنسی خواہش پوری کرے، کیا اِس میں بھی اُس کے لیے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا بتلاؤ! اگر وہ اپنی خواہش حرام جگہ سے پوری کرے (یعنی زِنا اور بدکاری کرے)، تو اُسے گناہ ہوگا؟ (یقیناً ہوگا) پس اِس طرح وہ حلال طریقے سے اپنی خواہش پوری کرے گا تو اُسے اجر ملے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ:1006)

اِس حدیث پاک سے حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نیکی میں آگے بڑھنے کا جذبہ معلوم ہوتا ہے، وہ نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے... (بقیہ، ص14 پر)

دینِ اسلام...ایک نظامِ زندگی

ازافادات:
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر
رحمہ اللہ تعالیٰ

اسلام ایک ایسا نظام زندگی ہے جو ہر ہر قدم پر ہماری راہ نمائی کرتا ہے اور عافیت کا درس دیتا ہے۔ اسلام ہمیں ایسے اصول اور ضوابط سکھاتا ہے کہ اگر ہم صحیح معنیٰ میں ان اصولوں پر عمل کریں تو ہم ایک پرسکون اور امن وعافیت والی زندگی گزار سکتے ہیں اور دنیا میں رہتے ہوئے بھی ہم جنتی زندگی کا کچھ ذائقہ چکھ سکتے ہیں۔ آج کے اس فتنہ وفساد کے دور میں ہمیں ایک پرامن اور ایک پرسکون معاشرہ کی ضرورت ہے۔

ظاہر ہے کہ معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے اور یہ پرامن پرسکون معاشرہ تب ہی میسر آسکتا ہے کہ جب ہر فرد ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھے جب ہر فرد ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھے گا تو معاشرہ خود بخود پرامن ہو جائے گا اور یوں ایک امن کی فضاء قائم ہو جائے گی۔

قرآن واحادیث سے ماخوذ کچھ اصول تحریر کیے جا رہے ہیں اگر ہر بندہ ان پر عمل کرے تو ایک بہترین معاشرہ وجود میں آجائے: (1) اپنے مسلمان بھائی کی لغزش معاف کرے۔ (2) اسکے رونے پر رحم کرے (3) اس کے عیب کو چھپائے (4) اس کے عذر کو قبول کرے (5) اس کی تکلیف کو دور کرے (6) ہمیشہ اس کی خیر خواہی کرتا رہے (7) اس کی حفاظت اور اس سے محبت کرے (8) اس کی رعایت کرے (9) بیمار ہو تو عیادت کرے (10) فوت ہو جائے تو جنازہ پر حاضر ہو (11) اس کی دعوت قبول کرے (12) اس کا ہدیہ قبول کرے (13) اس کے احسان کا بدلہ دے (14) اس کی نعمت کا شکریہ ادا کرے۔ (15) اس کے اہل وعیال کی حفاظت کرے۔ (16) اس کی درخواست کو سنے۔ (17) اس کی نیک سفارش قبول کرے۔ (18) اس کی حاجت پوری کرے۔ (19) اس کی مراد سے ناامید نہ کرے (20) وہ چھینک کر الحمدللہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہے (21) اس کی گمشدہ چیز اس تک پہنچائے (22) اس کے سلام کا جواب دے (23) نرمی اور خوش خلقی سے گفتگو کرے (24) اس کے ساتھ احسان کرے۔ (25) اگر وہ اس کے بھروسہ پر قسم کھالے تو اس اعتماد کو پورا کرے (26) اگر اس پر کوئی ظلم کرتا ہے تو روک دے۔ (27) اس کے ساتھ دشمنی نہ کرے (28) اس کو رسوا نہ کرے (29) جو بات اپنے لیے پسند کرے اس کے لیے بھی وہی پسند کرے (30) ملاقات کے وقت سلام کرے ہو سکے تو مصافحہ بھی کرے (31) اگر کوئی رنجش ہو جائے تو تین دن سے زیادہ قطع تعلقی نہ رکھے (32) بدگمانی نہ کرے (33) اس پر حسد وبغض نہ کرے (34) نیکی کی تاکید اور گناہ سے منع کرے (35) چھوٹوں پر رحم بڑوں کی عزت کرے (36) دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو جائے تو صلح کروادے (37) کسی کی غیبت نہ کرے (38) کسی کے مال وعزت کو نقصان نہ پہنچائے (39) تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں دو آدمی تنہا بات نہ کریں (40) کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔

بسلسلہ اصلاحی مجالس
حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ
بانی جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

جسم کی تکلیف روح کی لذت
اصل آخرت کی زندگی ہے

مولانا محمد نوید خان صاحب لاہور
اَخذ و ترتیب

ایک بڑی نعمت اگر نیکی کرنے سے لذت محسوس ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے۔ ایسے ہی گناہ سے تکلیف محسوس ہو رہی ہو تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے کہ یہ گناہ برا معلوم ہو رہا ہے، اس سے تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ اگر بیماری سے کچھ لذت کچھ تکلیف محسوس ہو۔ تو یہ بھی ان کا بڑا انعام ہے۔ تکلیف ہے بدن کو اور لذت ہے دل کو۔ اس لئے یہ بھی بڑا انعام ہے کہ مصیبت تو ہے لیکن اس کا اثر ظاہری بدن پر ہے۔ دل اندر سے خوش ہے کہ تکلیف کی وجہ سے ثواب ملے گا۔

مؤمن کو معمولی تکلیف کا ثواب ملتا ہے:

حدیث شریف میں ہے کہ مومن کو ایک کانٹا بھی چبھتا ہے تو نامہ اعمال میں ثواب لکھا جاتا ہے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث:5640)

اس لئے (ایک لحاظ سے) تکلیف آنے پر خوشی ہونی چاہئے کہ ثواب ملے گا۔ گویا جسمانی تکلیف اور روحانی خوشی۔ یہ اچھی علامت ہے کہ روح کو لذت محسوس ہوئی یہ لذت کس چیز کی محسوس ہوئی، یہ ثواب کی ہے، اگرچہ بدن کو تکلیف پہنچ رہی ہے لیکن اس پر ثواب ملے گا۔

ولایت کا دروازہ ایک لحاظ سے یہ تکلیف لذت ہے اور یہ دروازہ کھلنے کی علامت ہے، مطلب یہ ہے کہ اب مزید (روحانی) ترقی ہوگی، کیوں کہ یہ جو دروازہ کھلا ہے یہ ولایت کا دروازہ کھلا ہے۔

ہمارا مقصد حیات ہمارا مقصد حیات ثواب جمع کرنا ہے، ہم دنیا میں اسی مقصد کے لئے آئے ہیں تاکہ بہت سارا ثواب لے کر پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں چلے جائیں۔ ہم نے دنیا میں بیٹھے نہیں رہنا اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانا ہے۔ کامیاب وہ ہے، جو زیادہ ثواب لے کر جائے۔ جتنا زیادہ ثواب لے جائے گا اتنی کامیابی زیادہ ہے۔ جتنا کم ثواب لے گا اتنی ہی کامیابی کم ہے۔ دن سارا گزار دیا اور ثواب ملا دو کلو، تو یہ کمزوری ہے اور اگر ایک دن میں ثواب ملا چار ہزار کلو تو یہ کامیابی ہے۔ کامیابی کا سودا کرنا چاہئے۔ کمزوری کا سودا نہیں کرنا چاہئے۔ اگر روزانہ ترقی ہو رہی ہے تو کامیابی ہے اور اگر نہیں ہو رہی تو ناکامی۔ اس لئے کوشش یہی ہونی چاہئے کہ روزانہ ترقی ہو۔ مقصد پورا ہو رہا ہے تو زندگی کامیاب ہے۔ اور اگر مقصد پورا نہیں ہو رہا تو زندگی ناکام ہے

نیکی امید پیدا کرتی ہے نیکی اُمید پیدا کرتی ہے اور گناہ مایوسی پیدا کرتی ہے یعنی آخرت میں مایوسی پیدا ہوتی ہے کہ ہمیں نجات نہیں ملے گی اور نیکی کرنے سے آخرت میں امید پیدا ہوتی ہے کہ ان کی رحمت سے امید ہے کہ عذاب سے نجات مل جائے گی، اور جنت مل جائے گی۔ اس لئے گناہ چھوڑنے ضروری ہیں اور نیکی کرنی ضروری ہے۔ جتنی نیکی زیادہ کریں

گے امید بڑھتی جائے گی اور جتنے گناہ زیادہ کریں گے، مایوسی بڑھتی جائے گی۔ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، دنیا کی زندگی تو بہت عارضی ہے۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى (سورۃ الاعلیٰ، آیت:7)

ترجمہ: اور آخرت بہتر بھی ہے اور زیادہ باقی رہنے والی بھی ہے۔

دنیا بہت چھوٹی ہے دُنیا آخرت کے مقابلے میں بہت چھوٹی ہے۔ چند روزہ ہے، نہ ہونے کے برابر ہے۔ آخرت کو دیکھیں تو دنیا کا وجود ہی نظر نہیں آتا، اتنی چھوٹی ہے۔ اس لئے ہمیں پوری فکر آخرت کی رکھنی چاہئے کہ آخرت اچھی ہو جائے۔ دنیا تو جیسے کیسے ہے، گزارہ ہو ہی جائے گا۔ لیکن آخرت کے متعلق تو ایسا نہیں کہہ سکتے کہ گزارہ ہو ہی جائے گا، آخرت چھوٹی تو ہے نہیں، بہت لمبی ہے۔

امام غزالی کی مثال حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آخرت کی لمبائی سمجھانے کے لئے مثال بیان فرمائی ہے کہ یوں سوچو! کہ یہ ساری دنیا ایک میدان بن جائے، اور یہ میدان چھوٹے چھوٹے دانوں سے آسمان تک بھرا ہوا ہو۔ پھر ایک پرندہ آئے اور ان دانوں میں سے صرف ایک دانہ لے جائے، باقی سب دانے محفوظ رہیں۔ پھر بڑے سے بڑا عدد آپ سوچیں۔ (مثلاً لاکھ، کروڑ، ارب، کھرب، نیل، پدم، سنکھ) سنکھ بڑا عدد شمار ہوتا ہے۔ تو ایک سنکھ سال کے بعد دوبارہ وہ چڑیا آئے اور ایک دانہ اور لے جائے، اسی طرح پھر آئے اور لے جائے۔ اس طریقے سے وہ چڑیا اتنی مدت بعد آتی رہے یعنی سنکھ سال بعد آتی رہی (ایک دانہ اٹھانے کے لئے) تو سوچئے! کتنا لمبا زمانہ لگے گا، لیکن کبھی نہ کبھی، یہ سب دانے ختم ہو جائیں گے، لیکن آخرت ختم نہیں ہوگی۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ تو ہم اس کے لئے کوشش نہ کریں اور ساری کوشش دنیا کے لئے کریں کہ جس کا ایک گھنٹہ کا بھی بھروسہ نہیں ہے، یہ ہماری بہت بڑی غلطی ہے۔ اصل فکر آخرت کی کریں، دنیا کچھ نہ کچھ گزر ہی جائے گی۔ جیسے کیسے گزر ہی جائے گی۔ دنیا میں وعدہ ہے کہ کوئی جانور زمین میں ایسا نہیں ہے مگر اس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ (سورہ ھود، آیت:6)

دُنیا کے رزق کا تو اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا ہے لیکن آخرت کے رزق کا وعدہ نہیں کیا، اس لئے ہمیں آخرت کی رزق کے لئے محنت کرنی چاہئے، کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہماری آخرت اچھی گزرے، آمین

قرض کی ادائیگی کی فکر کیجیے!

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے واپس نہ کرنے کے اِرادہ سے دھوکہ سے قرض لیا اور قرض اَدا کیے بغیر فوت ہوگیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے چور کی حیثیت سے ملاقات کرے گا

المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث:1851 اسنادہ صحیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ہم یہ کیوں نہیں بتاتے؟

مدیر
ماہ نامہ
علم و عمل لاہور

ہم قبر کی نعمتوں کے بارے میں کیوں نہیں بتاتے؟ ہم یہ کیوں نہیں بتاتے کہ وہ سب سے بہترین دن ہوگا جب ہم اپنے رب تعالیٰ سے ملیں گے۔ ہم یہ کیوں نہیں بتاتے کہ جب ہم اس دنیا سے کوچ کریں گے تو ہم ارحم الراحمین کی لامحدود اور بے مثال رحمت و محبت کے سائے میں ہوں گے، وہ رحمان جو ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ مختلف احادیث میں یہ بات ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے 100 حصے فرمائے ہیں۔ اس میں 99 حصے اپنے پاس عالمِ آخرت کے لیے روک لیے اور ایک حصہ دنیا میں بھیج دیا، انسانوں، جنوں، حیوانات میں باہم جو محبت و تعلق پایا جاتا ہے وہ اسی رحمت کا اثر ہے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: 6974-6972)

جنت کی نعمتیں منتظر ہیں کیوں ہمیشہ صرف عذابِ قبر کی باتیں ہو رہی ہیں، کیوں ہمیں موت سے ڈرایا جا رہا ہے، یہاں تک کہ ہمیں (معاذ اللہ تعالیٰ) پختہ یقین ہو گیا ہے کہ ہمارا رب تعالیٰ ہمیں مرتے ہی ایسا عذاب دے گا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم کیوں اس بات پر مصر ہیں کہ ہمارا رب تعالیٰ ہمیں صرف عذاب ہی دے گا، ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ہمارا رب تعالیٰ ہم پر رحم کرے گا۔ ہم یہ بات کیوں نہیں کرتے کہ جب قبر میں مؤمن صالح سے منکر نکیر کے سوال و جواب ہو جائیں تو ہمارا رب تعالیٰ کہے گا:

میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ، اس کو جنت کے کپڑے پہناؤ، اور جنت کی طرف سے اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اس کو عزت کے ساتھ رکھو، پھر وہ اپنا مقام جنت میں دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرے گا اے پروردگار! قیامت برپا کر، تاکہ میں اطمینان کے ساتھ جنت چلا جاؤں

(ابوداؤد، باب فی المسألۃ فی القبر، رقم الحدیث: 4753، اسنادہ صحیح)

دنیا کے غموں سے نجات ہم یہ بات کیوں نہیں بتاتے کہ ہمارا نیک عمل ہم سے الگ نہ ہوگا اور قبر میں ہمارا ساتھی اور غمخوار ہوگا۔ جب کوئی نیک آدمی وفات پا جاتا ہے تو اس کے تمام رشتہ دار جو دنیا سے جا چکے ہیں ان کی طرف دوڑیں گے اور سلام کریں گے، خیر مقدم کریں گے۔ اس ملاقات کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ملاقات اس سے کہیں زیادہ خوشی کی ہوگی جب تم دنیا میں اپنے کسی عزیز سے طویل جدائی کے بعد ملتے ہو اور وہ اس سے دنیا کے لوگوں کے بارے میں پوچھیں گے۔ ان میں سے ایک کہے گا اس کو آرام کرنے دو یہ دنیا کے غموں سے آیا ہے۔ (صحیح الترغیب للالبانی)

موت دنیا کے غموں اور تکلیفوں سے راحت کا ذریعہ ہے۔ صالحین کی موت درحقیقت ان کے لیے راحت ہے، اس لیے ہمیں دعا سکھلائی گئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ الشَّرِّ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میرے لیے موت کو ہر پریشانی

سے راحت کا ذریعہ بنا دیجیے۔ (صحیح مسلم، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل، رقم الحدیث: 2720)

ہم لوگوں کو یہ کیوں نہیں بتاتے کہ موت زندگی کا دوام ہے اور یہ حقیقی زندگی اور ہمیشہ کی نعمتوں کا دروازہ ہے ہم یہ حقیقت کیوں چھپاتے ہیں کہ روح جسم میں قیدی ہے اور وہ موت کے ذریعہ اس جیل سے آزاد ہو جاتی ہے اور عالمِ برزخ کی خوب صورت زندگی میں جہاں مکان وزمان کی کوئی قید نہیں ہے، رہنا شروع کرتی ہے

رشتہ داروں سے ملاقات کا ذریعہ ہم کیوں موت کو رشتہ داروں سے جدائی اور غم کے طور پر پیش کرتے ہیں، ہم کیوں نہیں سوچتے کہ یہ اپنے آباء واجداد، احباب اور نیک لوگوں سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔ قبر سانپ کا منہ نہیں ہے کہ آدمی اس میں جائے گا اور سانپ اس کو چبا تا رہے گا بلکہ وہ تو حسین جنت اور حسیناؤں کا عروس ہے جو ہمارے انتظار میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے نیک اُمید رکھیے اور اپنے اوپر خوف طاری مت کیجیے۔ ہم مسلمان ہیں، اس لیے ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں پھینک دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عذاب کی خاطر پیدا نہیں کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے اور کیا نہیں چاہتا اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے کام کون سے ہیں اور ناراضگی کے کون سے کام ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ اَعْمَالِنَا خَوَاتِیْمَھَا وَخَیْرَ اَعْمَارِنَا اٰوَاخِرَھَا وَخَیْرَ اَیَّامِنَا یَوْمَ اَنْ نَلْقَاکَ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کا خاتمہ بالخیر فرمائیں اور ہماری آخری عمر کو بہترین بنا دیجیے اور سب سے بہترین دن وہ ہوگا جس دن آپ سے ملاقات ہوگی آمین۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے ہر شعبہ کی صحیح سمجھ اور اس پر پورا پورا عمل کرنا نصیب فرمائیں آمین۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

نعت رسول مقبول ﷺ

بُلبل چمن میں اے صبا، سُن آمدِ خیر الوریٰ (ﷺ)
تھی خوش نوا ، نغمہ سرا ، بلغ العلیٰ بکمالہ

اور طُوطی شِیریں بیاں، کیوڑے سے دھوا اپنی زباں
تھی دَم بدَم رَطْبُ اللساں، کشف الدُجیٰ بجمالہ

سب قمریاں مل کر بہم، کہتی تھیں اے سروقدم
ہیں دیر سے مشتاق ہم، حَسُنت جمیع خصالہ

اُن سب کی سُن کر گفتگو، انسان نہ ہوں کیوں سُرخرو
پڑھ حافظ دلِ خستہ تو، صلوا علیہ و آلہ

بلغ العلیٰ بکمالہ، کشف الدجیٰ بجمالہ
حسُنت جمیعُ خصالہ، صلوا علیہ وآلہ

(کلام: حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی قدس سرّہ)

رب تعالیٰ کا شکر کیسے ادا کریں؟

مولانا محمد نوید جاوید صاحب

قرآن وحدیث کی روشنی میں کلماتِ شکر یاد کیجیے اور شکر بجالایئے!

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہرآن ہرلمحہ ہرانسان مرد وعورت جن وانس پر برس رہی ہیں، جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہروقت زبان پر رب تعالیٰ کے شکر کے کلمات ہوں تاکہ ان نعمتوں میں اضافہ ہو، یہ نعمتیں باقی رہیں اور سب سے بڑھ کر ہمارا رب تعالیٰ ہم سے راضی وخوش ہوجائے۔ ذیل میں قرآن وسنت سے شکر کے چند کلمات ذکر کئے جاتے ہیں۔

1 رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ (سورۃ النمل، آیت:19)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! آپ مجھے اسی پر قائم رکھیے کہ میں آپ کی نعمت کا شکر ادا کرتا رہوں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جس سے آپ راضی ہوں اور آپ مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں داخل رکھیے۔

2 اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَ حُسْنَ عِبَادَتِکَ (ترمذی، :3407، اسنادہ ضعیف)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میں آپ کی نعمت پر شکرگزاری مانگتا ہوں اور آپ کی عبادت کو بہ حسن وخوبی ادا کرنے کا طالب ہوں۔

3 اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ شُکْرَکَ وَ اُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاحْفَظُ وَصِیَّتَکَ

(ترمذی، رقم الحدیث:3604، اسنادہ حسن)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! آپ مجھے ایسا بندہ بنادیجئے کہ میں آپ کا خوب شکر ادا کروں، آپ کو کثرت سے یاد کروں اور آپ کی نصیحت مانوں اور آپ کے حکم کو یاد رکھوں۔

4 اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ مَلِیًّا عِنْدَ طَرْفَۃِ کُلِّ عَیْنٍ وَتَنَفُّسِ نَفَسٍ (الترغیب والترھیب 2462 اسنادہ ضعیف)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! آپ کی تعریف اور آپ کا شکر ہے ہر آنکھ جھپکنے کے وقت اور ہر سانس لینے کے وقت

5 سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (صحیح مسلم، رقم الحدیث:2726)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی تعریفوں کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی ذات کی رضا کے برابر، اللہ تعالیٰ کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر

مُصیبت زدہ کو تسلّی دیجیے!

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مصیبت زدہ بھائی کو صبر کی تلقین کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے عزت کا لباس پہنائیں گے۔

(سنن ابن ماجہ 1601، اسنادہ ضعیف)

6 اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا

(مسند البزار، رقم الحدیث 4434، اسنادہ حسن)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! مجھے نہایت شکر گزار بندہ اور اعلیٰ درجہ کا صبر کرنے والا بنا دیجیے۔

7 رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَکَّارًا لَکَ ذَکَّارًا لَکَ رَھَّابًا لَکَ مِطْوَاعًا اِلَیْکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء: 1910 اسنادہ صحیح)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے ایسا بنا دیجیے کہ آپ کا بہت شکر کروں، آپ کو بہت یاد کروں، آپ سے بہت ڈروں، آپ کی خوب فرماں برداری کروں، آپ ہی سے سکون پانے والا اور (آپ ہی کی طرف) آہ وزاری کے ساتھ متوجہ ہونے والا ہو جاؤں۔

8 اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَعَ دَوَامِکَ وَخَالِدًا مَعَ خُلُوْدِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَامُنْتَھٰی لَہٗ دُوْنَ مَشِیَّتِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَایُرِیْدُ قَائِلُہٗ اِلَّا رِضَاکَ (کنز العمال 3857)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! آپ کا شکر ہے ایسا شکر کہ جب تک آپ ہیں اس وقت تک وہ شکر جاری رہے اور جس طرح آپ ہمیشہ سے ہیں اسی طرح وہ شکر بھی ہمیشہ رہے۔ آپ کی چاہت کے آگے جس کی کوئی انتہاء نہ ہو اور آپ کی ایسی حمد و شکر کرتا ہوں جس کے کہنے والے کو سوائے آپ کی رضا کے کچھ اور مطلوب نہیں۔

9 اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِکَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَائِلِیْھَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: 30141، اسنادہ صحیح)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! ہمیں اپنی نعمت کا شکر گزار اور ان پر تعریف کرنے والا اور اس کا قبول کرنے والا بنا دیجیے اور ہمارے اوپر اپنی نعمت پوری فرما دیجیے۔

10 اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (مسند احمد: 22119، اسنادہ صحیح)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! ہماری مدد فرمائیے، اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی عبادت کی خوبی پر قرآن وحدیث کے یہ شکر کے بابرکت کلمات روزانہ کم از کم ایک مرتبہ پڑھیے اور درج ذیل کلمہ ہر وقت زبان پر جاری رہے، اگر موقع محل کی مسنون دُعاؤں کا اہتمام کر لیا جائے تو ذکر الٰہی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بھی شکر ادا ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر جتنا شکر ادا کیا جائے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں میں اضافہ فرما دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر ہر لمحہ شکر ادا کرتے رہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا شکر گزار بندہ بنا دیں آمین

(بقیہ، ص 7 کا) سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے
نیکی چھوٹ جاتی تو وہ افسردہ ہوتے تھے اور انہیں اِس پر رنج وملال ہوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے جذبے سے سرشار فرمائے۔ آمین یارب العالمین

فائدہ پہنچائیے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو اُسے ایسا کرنا (یعنی اپنے مسلمان بھائی کو فائدہ پہنچانا) چاہیے۔ (صحیح مسلم: 5727)

بیوی بچوں کی ضروریات کو مقدم رکھنا

مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دینار (سونے کا سکہ) جو تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو اور ایک دینار وہ جو تم کسی غلام کو آزاد کرنے کے لئے خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جو تم کسی مسکین پر صدقہ کرتے ہو، ایک دینار وہ جو تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو۔ ان چار دیناروں میں سب سے زیادہ ثواب تمہیں اس دینار پر ملے گا جو دینار تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔ (صحیح مسلم، باب فضل النفقۃ علی العیال: 995)

بیوی بچوں کو نفقہ اور خرچ تو دینا ہی ہوتا ہے اگر اس میں یہ نیت کرلی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذمے ان کے جو حقوق رکھے ہیں، میں ان کو بجالا رہا ہوں، تو یہ عمل اوپر مذکور تمام اعمال سے زیادہ موجب اجر و ثواب ہوگا۔

بیوی بچوں کی ضروریات کا خیال رکھیے ایک مرتبہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت سنی تو انہوں نے گھر میں مال و اسباب کو صدقہ کرنا شروع کردیا۔ بعض صحابہ کے دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال صدقہ کرنا اور بیوی بچوں کا خیال نہ کرنا، آیا یہ درست بھی ہے یا نہیں؟ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی کیا حد ہے؟ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی وَ یَسْئَلُوْنَکَ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ ،قُلِ الْعَفْوُ (سورۃ البقرۃ:219)

ترجمہ: لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ تو آپ جواب میں کہہ دیجئے کہ جو ضرورت سے زائد ہو، وہ خرچ کرو۔

معلوم ہوا کہ بیوی بچوں کی ضروریات مقدم ہیں جو اپنی ضرورت میں داخل ہوں ان کو خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ خرچ کرکے دوسرے کو تو خوشحال کردیا، لیکن اپنے گھر کا چولہا ٹھنڈا کردیا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے گناہ گار ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ ان لوگوں کو ہلاکت میں ڈال دے جن کی دیکھ بھال اور نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے۔ (ابوداؤد: باب فی صلۃ الرحمٰن: 1692 إسنادہ صحیح)

یعنی بیوی، نابالغ اولاد اور بالغ لڑکیاں، والدین اگر کمانے سے معذور ہیں تو ان سب کا نفقہ انسان کے ذمہ واجب ہے۔ اگر اس نفقہ کو ادا کرنے میں انسان کوتاہی کرے اور اس کی وجہ سے یہ لوگ پریشانی کا شکار ہوتے ہیں تو یہ بات انسان کو گناہ گار کرنے کے لئے کافی ہے۔ جہاں نفقہ دینا ثواب کی بات ہے وہاں نفقہ نہ دینا گناہ کار کرنے کا سبب ہوگا۔

بیوی کے دو بڑے حق مرد کے ذمہ بیوی کے مالی حقوق میں سے دو حق بڑے ہیں ایک مہر اور دوسرے نان نفقہ۔ یہ مہر بیوی کی قیمت نہیں بلکہ اس کا اعزاز ہے، شریعت کا حکم ہے کہ اگر عورت بغیر مہر بھی نکاح کرے اور مہر رکھنے سے انکار کرے، تب بھی شوہر یہ مہر (بطور اعزاز) کے بیوی کو ادا کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین

القرآن الکریم، ترجمہ: جو شخص گمراہی اختیار کرے گا اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو پہنچے گا۔ (سورۃ یونس، آیت: 108)

احساس پیدا کیجیے!

جناب محمد حسن ہارون صاحب

ہم سے ہمارے دین وایمان کا ایک بہت اہم تقاضا و مطالبہ یہ بھی ہے کہ ہمارے اندر یہ احساس ہونا چاہیے کہ ہمیں دوسرے مسلمانوں کی تکلیف سے تکلیف ہو اوران کی راحت سے راحت محسوس ہو۔اگر ایسا نہیں ہے تو یہ ہمارے بے حس ہونے کی واضح نشانی ہے اور اس بات کی نشانی ہے کہ ہمارے اندر اپنے مسلمان بھائیوں کا درد اور غم نہیں ہے۔جن لوگوں کا ایمان کامل ہوتا ہے،اور اعمال عمدہ ہوتے ہیں تو ان کے اندر یہ صفت اعلیٰ پیمانہ کی پائی جاتی ہے ان کو دوسرے مسلمان بھائیوں کی تکلیف کا ایسا احساس ہوتا ہے کہ وہ اس احساس میں اپنی تکلیف کو بھی بھلا بیٹھتے ہیں۔

دل میں امت کا درد وغم

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات میں یہ بات کثرت سے موجود ہے کہ آپ کے زمانہ میں مسلمان بڑی بڑی تکلیفوں اور مصیبتوں میں مبتلا تھے،رسوائی مسلمانوں کے اوپر چھائی ہوئی تھی انگریزوں کا دور تھا مسلمانوں کا استحصال خوب تھا، ہر طرف سے نا اُمیدی کی کیفیت تھی۔

مسلمانوں کا دین وایمان خطرہ میں تھا،عیسائیت کی تبلیغ عام تھی،چاروں جانب غلامی کی چادر تنی ہوئی تھی تو حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کبھی سونے کے وقت مجھے مسلمانوں کی خستہ حالی اور بدحالی کا دھیان آجاتا ہے تو میری نیند اُڑ جاتی ہے اگر بھوک کے وقت ایسا ہوتا ہے تو میری بھوک اُڑ جاتی ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کے مقبولین اور اولیاء کا حال ہے کہ ان کے لیے دوسرے مسلمانوں کی تکلیف ایسی ہے جیسے اپنی تکلیف ہے۔اسی لیے حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمانوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے میں،ایک دوسرے پر رحم کرنے میں اور ایک دوسرے پر شفقت ومہربانی کرنے میں،بدن کی طرح ہے۔جب اس کا ایک عضو بھی دکھتا ہے تو اس دکھن کی وجہ سے بدن کے باقی سارے اعضاء بھی بخار و بے خوابی میں اس کے شریک حال ہوجاتے ہے۔

(صحیح مسلم،باب تراحم المؤمنین وتعاطفھم،رقم الحدیث:2586)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی اعلیٰ صفات سے آراستہ فرمائیں آمین ثم آمین۔

کنجوسی وکمزوری سے پناہ مانگتے رہیے!

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے:اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْھَرَمِ

(سنن ابی داؤد،رقم الحدیث:3972،اسنادہ صحیح)

ترجمہ:اے اللہ تعالیٰ!میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں کنجوسی اور(کمزور کردینے والے)بڑھاپا سے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اولاد کی تربیت کے 3 انمول طریقے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

مرد وعورت جب شادی کے مقدس بندھن میں بندھتے ہیں تو ان کی یہ لازمی خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو خوب صورت اور نیک سیرت اولاد سے نوازیں، اولاد کا خوب صورت ہونا یہ تو بندے کے اختیار میں نہیں، البتہ اولاد کا نیک سیرت ہونا اور اچھے اخلاق کا مالک ہونا اس میں والدین کی تربیت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ والدین کی یہ دینی واَخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ اولاد کو نیکی کے راستہ پر ڈالیں۔

اللہ ربّ العزت کا ارشاد ہے ''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ (سورۃ التحریم:6)

دوسری جگہ ارشاد ہے، ترجمہ: ''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو (سورۃ طٰہٰ، آیت:132)

اور قرآن کریم میں یہ دعا سکھلائی گئی ہے: رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (سورۃ الفرقان، آیت:74)

وہی اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بنتی ہے جن کو دینی احکام اور آداب سکھائے جاتے ہیں اور نیکی وبدی کا شعور سکھایا جاتا ہے ؎

نِعَمُ الْاٰلَآءُ عَلَى الْعِبَادِ كَثِيْرٌ
وَاَجَلُّهُنَّ نَجَامَةُ الْاَبْنَاءِ

ترجمہ: بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بہت سی ہیں اور سب سے بڑی نعمت اولاد کا نیک ہونا ہے۔

دینی احکام کی تعلیم دینا اور اولاد کو شرعی آداب سکھلانا والدین خصوصاً ماں کی ذمہ داری میں آتا ہے۔

تین انمول طریقے، پہلا طریقہ والدین نیکی کی راہ اختیار کرلیں کیوں کہ والدین ہی سب سے پہلا اولاد کے لیے نمونہ (رول ماڈل) ہوتے ہیں۔ وہی گھر کا ماحول بناتے ہیں اچھا یا بُرا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کے سامنے کوئی نامناسب حرکت نہ کیجیے اگرچہ وہ بالکل ناسمجھ ہو، کیوں کہ حکماء نے لکھا ہے کہ بچے کے دماغ کی مثال پریس جیسی ہے کہ جو چیز اس کے سامنے آتی ہے وہ دماغ میں نقش ہوجاتی ہے پھر جب اس کو ہوش آتا ہے تو وہی نقوش اس کے سامنے آجاتے ہیں اور وہ ویسے ہی کام کرنے لگتا ہے جیسے اس کے دماغ میں پہلے سے منقش تھے، غرض یہ کہ یہ مت سمجھئے کہ یہ تو ناسمجھ بچہ ہے یہ کیا سمجھے گا؟

یاد رکھیے! جو افعال آپ اس کے سامنے کریں گے ان کا اس کے اَخلاق پر ضرور اثر پڑے گا۔

تیسرا طریقہ جو کہ سب سے اہم ہے کہ جب بچہ کی سوچ کے دریچے کھلنے لگتے ہیں اور وہ لاشعور سے شعور کے درجہ میں آتا ہے تو اس کو دین کی اچھی باتیں سکھایئے حضرت عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ میں نے

اپنے دادا کی کتاب میں (جس میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث جمع کی تھیں) یہ لکھا ہوا پایا کہ جب تمہاری اولاد بولنے لگے تو ان کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سکھاؤ پھر ان کی موت آنے تک فکر مت کرو (یعنی شروع میں جب عقیدہ ٹھیک کر دیا اور اسلام کا عقیدہ اولاد کو سکھا دیا تو اب کوئی ڈر نہیں ایمان کی پختگی اسے ایمان پر ہی زندہ رہنے دے گی اور اسی پر اِن شاء اللہ تعالیٰ اس کی موت آئے گی)۔ اور جب ان کے دودھ کے دانت گرنے لگیں تو ان کو نماز کا حکم دو۔ (ابن السنی، باب مایلقن الصبی اذا افصح الکلام، رقم الحدیث:423، اسنادہ حسن)

نیز حضرت عمرو بن شعیب یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ عبدالمطلب کی اولاد میں جب کوئی بچہ بولنے لگتا تو اسے یہ آیت سکھاتے: وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا (ابن السنی، باب مایلقن الصبی اذا فصیح الکلام، رقم:424، اسنادہ ضعیف)

یہ سورۃ بنی اسرائیل کی آخری آیت ہے جس میں توحید خالص کی تعلیم دی گئی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ''انسان اپنے بچہ کو ادب سکھائے تو یہ بلاشبہ اس سے بہتر ہے کہ ایک صاع (ساڑھے تین سیر غلہ وغیرہ) صدقہ کرے۔ (ترمذی، باب ماجاء فی اداب الولد، رقم الحدیث:1951، اسنادہ ضعیف)

اولاد کے لیے بہترین تحفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کسی باپ نے اپنے بچہ کو اچھے ادب سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔

(ترمذی، باب ماجاء فی ادب الولد:1952، اسنادہ حسن)

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے معاشرہ میں اسلامی آداب ختم ہو چکے ہیں۔ شرم وحیا ناپید ہو چکی، بڑوں کی عزت کی کوئی پرواہ نہیں رہی، حلال وحرام کا کوئی دھیان نہ رہا، ان سب چیزوں کے نتائج ہم سب کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ ماحول بے دینی کا ہم خود فراہم کرتے ہیں، پھر شکوہ کرتے ہیں کہ اولاد نافرمان ہے۔ کہا نہیں سنتی، بدتمیزی کرتی ہے۔

مَردوں کا کردار بھی ضروری ہے اولاد کو نیک بنانے کی ذمہ داری صرف عورتوں ہی کے ذمہ نہیں بلکہ مردوں کے بھی ذمہ ہے۔ مگر بچوں کے اَخلاق کی درستگی زیادہ تر عورتوں ہی کے اہتمام کرنے سے ہو سکتی ہے، کیوں کہ بچے ابتداء میں زیادہ تر انہی کے پاس رہتے ہیں اور عورتوں کو خود بھی (علماء کرام کے مشورہ سے) دین کی کتابیں پڑھنی چاہئیں تاکہ اپنی اولاد کی درست اور نیک تربیت کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق دیں اور اولاد کو ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دیں آمین ثم آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

الحدیث، ترجمہ: جو خاموش رہا اُس نے نجات پائی۔ (سنن ترمذی:2501، اسنادہ حسن)

کبھی یہ سوچا ہے؟

مولانا
محمد انور شفیع صاحب

دُنیا کا ہر انسان کامیابی وترقی کی خواہش رکھتا ہے اور اسی کے لیے وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں اور اپنی جوانی کو خرچ کرتا ہے لیکن دنیا کا نظام ایسا عجیب ہے کہ اس فانی دنیا میں انسان اپنی تمام پسندیدہ چیزیں حاصل نہیں کرسکتا، بلکہ جو اللہ تعالیٰ نے نصیب اور مقدر میں لکھا ہے وہی ملتا ہے۔ گو انسان اپنی کامیابی وترقی کے لیے اچھی تعلیم، اچھا کاروبار، اچھا عہدہ اور اچھی ملازمت حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے، مگر زندگی میں سکون واِطمینان حاصل نہیں ہو پاتا اس کے باوجود ہر ایک یہ نعرہ لگاتا ہے کہ اپنے مستقل کو اچھا بنانے کی فکر کرو۔ لیکن دنیا کی نہ ختم ہونے والی اس دلدل سے تھوڑی دیر کے لیے باہر نکل کر کبھی آپ نے یہ بھی سوچا ہے کہ میں اپنی زندگی میں راحت وسکون کے تمام اسباب حاصل کر لینے کے باوجود ناکامی اور ہلاکت کے تاریک گڑھوں کی طرف چلا جارہا ہوں، بھلا وہ کیسے؟ وہ ایسے کہ.....

- اذان ہوتی ہے نماز باجماعت پڑھنے کی تاکید ہمارے دل میں پیدا نہیں ہوتی آخر کیوں؟
- قرآن کریم جیسی عظیم الشان کتاب جو قیامت تک کے لیے محفوظ ہے اس کو پڑھنے کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں آخر کیوں؟
- دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے لیے چوبیس گھنٹے خرچ کرتے ہیں مگر علمِ دین حاصل کرنے کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں، آخر کیوں؟
- اپنا مستقبل بہترین بنانے کی فکر ہمیں آنکھ کھلنے سے ہی لگ گئی مگر اصل مستقبل قبر اور آخرت کی تیاری کی فکر ہم نے نہیں کی، آخر کیوں؟
- دُنیوی راحت کے لیے اپنا سارا مال، اپنی جان خرچ کر کے سب کچھ حاصل کیا مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیارے دین اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنتوں کو ہم نے اپنی زندگی میں جگہ نہ دی، آخر کیوں؟
- ہم میں سے بعض لوگ دین کے ساتھ وابستگی اور قرآن کریم کے حافظ ہونے کے باوجود عمل کرنے سے گریزاں (دور بھاگتے) ہیں، آخر کیوں؟

ذرا سوچیے! اگر ایسی حالت میں ہمیں موت آجائے تو ہمارا کتنا بُرا حشر ہوگا، آخرت کا دردناک عذاب سہنے کی طاقت ہم میں نہیں، آج ہی سچے دل سے توبہ کیجیے جو کچھ ہوا سو ہوا، آئندہ اے اللہ تعالیٰ! آپ کے احکامات کو مانیں گے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طریقوں کے مطابق زندگی گزاریں گے، جائز دنیا کمانے کے ساتھ ساتھ آخرت کی بھی فکر کریں گے، کسی کا حق نہ ماریں گے، غیبت، بدنظری، قطع کلامی، والدین کی نافرمانی وغیرہ گناہ بھی نہیں کریں گے اِن شاء اللہ تعالیٰ۔ اگر خدانخواستہ کوئی نافرمانی ہوگئی تو فوراً سچے دل سے توبہ کریں گے۔

الحدیث... ترجمہ: دُنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔ (صحیح مسلم:1467)

از افادات
حکیم الامت مجدد الملت حضرت
مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

دین میں حد سے بڑھنا

مولانا
محمد عمر فاروق صاحب لاہور

لوگوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ لوگ ہیں کہ جب ان پر کوئی مصیبت یا پریشانی آتی ہے تو فوراً ہی اعمال کی پابندی چھوڑ دیتے ہیں، اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو غلوّ (حد سے تجاوز) کرنے والے ہیں کہ کسی بھی حال میں ان کی تسبیحات اور معمولات فوت نہیں ہوتے مگر ان کی نظر مقصود پر نہیں ہوتی ہے اس لیے بعض مرتبہ ان سے مقصود فوت ہو جاتا ہے۔

شریعت کے مطابق پابندی کیجیے

مثلاً بعض لوگ معمولات کے ایسے پابند ہوتے ہیں کہ چاہے گھر کو آگ لگ جائے یا کوئی قریبی رشتہ دار فوت ہو جائے مگر وظیفہ فوت نہیں ہوگا اور لوگ بھی ان کی بڑی تعریفیں کرتے ہیں کہ اوقات کے بڑے پابند ہیں مگر شریعت کے قواعد سے معلوم ہوتا ہے کے بعض مرتبہ ایسی پابندی شرعاً قابل تعریف نہیں یہ غلوّ فی الدین میں داخل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض مرتبہ پابندی کا توڑنا بھی مامور بہ ہوتا ہے جیسے بعض مرتبہ نماز شروع کر دینے کے بعد نماز توڑ دینا بھی واجب ہو جاتا ہے جیسے کوئی اندھا شخص آ رہا ہو اور اس کے سامنے کنواں یا گڑھا ہو جس میں اس کے گرنے کا اندیشہ و خوف ہو تو نماز کو توڑنا اور اس کو بچانا واجب ہے اس وقت شریعت کا حکم یہی ہے کہ عمل (نماز) کو توڑ دے ایسی موقع پر نماز میں مشغول رہنا شریعت کی پابندی نہیں ہے۔

پچھتاوے سے پہلے سوچیے!

بعض مرتبہ معمول کی پابندی ظاہر میں تو اچھی ہوتی ہے مگر باطن میں اس سے یہ نقصان ہوتا ہے کہ پابندی سے جب دنیا کا نقصان ہوتا ہے تو اس وقت طاعت پر پچھتاتا ہے، یہ حالت زیادہ سخت ہے کہ انسان طاعت اور نیکی کرے اور پھر اس پر پچھتائے۔ اس سے بہتر ہے کہ اپنا معمول ترک کرے اور اس وقت جو کام ضروری ہے اور شریعت کے موافق ہے اس میں مشغول ہو جائے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ بعض لوگ قرآن کریم کو ایسا سنوار کر پڑھیں گے جیسا تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے مگر حالت یہ ہوگی کہ قرآن کریم ان کے گلے سے نیچے نہ اُترے گا، بس اوپر ہی اوپر رہے گا وہ اسلام سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر بعض مرتبہ نشانہ سے تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے کہ اس میں خون کا نشان تک نہیں ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم، باب ذکر الخوارج وصفاتہم: 1064)

معلوم ہوا کہ شریعت میں اعمالِ ظاہرہ کی ایسی پابندی مطلوب نہیں ہے جس میں محض صورت ہی صورت ہو اور مقصود پر نظر نہ ہو بلکہ ایسی پابندی مطلوب ہے جس میں ہر وقت مقصود یعنی رضائے حق تعالیٰ پر نظر ہو اگرچہ اس سے بعض مرتبہ صورت میں خلل آ جائے۔

(از خطبات حکیم الامت 123/7)

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائیں آمین

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان افروز واقعات

مولانا عبدالرحیم صاحب

رحم سے محروم کو امیر نہ بنانا ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبیلہ بنو اسد کے ایک آدمی کو کسی جگہ کا امیر (نگران) مقرر کیا، وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنے عہدے کا تقرری نامہ وصول کرنے آئے، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بچہ ان کے پاس لایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بچے کا بوسہ لیا، تو اس شخص نے تعجب سے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ اس بچے کا بوسہ لے رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے آج تک کبھی کسی بچے کا بوسہ نہیں لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا (جب تمہارے دل میں بچوں کے بارے میں شفقت نہیں ہے تو) پھر تو دوسروں کے بارے میں شفقت اور کم ہوگی۔ لاؤ ہمارا تقرری نامہ واپس دے دو۔ آئندہ تم میری طرف سے کبھی امیر نہ بننا۔ چناں چہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے امارت سے ہٹا دیا۔

حاکم کا مصیبت کے وقت رعایا کا ساتھ نہ چھوڑنا

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبار صحابہ کرام میں سے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے انہیں ''امین الامت'' کا لقب عطا فرمایا تھا۔ شام کے علاقہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے سپہ سالار مقرر تھے، اور شام کے علاقہ کی تمام فوج ان کے ماتحت تھی، ایک بار شام میں طاعون کی وبا پھیل گئی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فکر دامن گیر ہوئی تو ان کی جانب خط لکھا کہ مجھے ایک کام میں تمہاری ضرورت پیش آ گئی ہے لہذا جیسے ہی میرا خط ملے بغیر کسی تاخیر کے فوراً میرے پاس چلے آؤ۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب خط ملا تو سمجھ گئے کہ حضرت عمر چاہتے ہیں کہ میں طاعون والا علاقہ چھوڑ کر مدینہ منورہ چلا جاؤں اور موت کے فوری خطرہ سے بچ جاؤں۔ چناں چہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جوابی خط لکھا کہ میں مسلمانوں کے ایک لشکر میں ہوں، جان بچانے کے لیے انہیں چھوڑ کر مدینہ منورہ جانے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ اور جو ضرورت آپ کو پیش آئی ہے (میری جان کی حفاظت) میں اسے سمجھ گیا ہوں۔ لہذا جب میرا خط آپ تک پہنچ جائے تو مجھے قسم پورا نہ کرنے پر (اور حکم کے مطابق مدینہ منورہ نہ آنے پر) معاف فرما دیں اور مجھے لشکر کے ساتھ رہنے کی اجازت عنایت فرما دیں۔ چناں چہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ ہدایات کے ساتھ اجازت دے دی۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وبا میں لشکر کو طاعون سے بچانے کی احتیاطی تدابیر میں خود بھی وبا کا شکار ہوئے اور شہادت نصیب ہوئی۔ اس وقت حضرت ابوعبیدہ کے لشکر میں 36 ہزار فوجی تھے اور صرف 6 ہزار ہی اس وبا سے بچ کر زندہ رہے۔ باقی طاعون کا شکار ہوئے۔ (ماخوذ از حیاۃ الصحابۃ، جلد 2)

الحدیث: ترجمہ، آدمی کے دین کو مال کی حرص اور بڑا بننے کی خواہش بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں (سنن ترمذی: 2376، اسنادہ حسن)

دوستی کا معیار

مولانا قاری سعید صاحب قاسم
لاہور

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گھرامیل جول ایمان والے کے سوا کسی سے نہ کرو اور خیال رکھو تمہارا کھانا پرہیزگار آدمی کے سوا کوئی نہ کھائے۔

(ترمذی، باب ماجاء فی صحبۃ المؤمن: 2395، اسنادہ حسن)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم صرف اچھی اچھی باتوں کے بتانے اور اعلان کرنے پر بس نہیں فرماتے بلکہ ان پر عمل کرنے کا راستہ اور طریقہ بھی اس کے ساتھ ہی بتا دیتے ہیں۔ آپ نے مناسب موقعوں پر پہلے یہ بتلا دیا کہ اچھے آدمیوں سے ملنا اور بُرے آدمیوں سے دور بھاگنا چاہیے، اس کے بعد یہ بھی بتا دیا کہ اچھے آدمی کون ہوتے ہیں اور ان کی پہچان کیا ہے تاکہ نیک آدمی کی تلاش کرنے میں مشکل نہ ہو۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا کہ آدمی کو ایمان دار آدمی کے پاس بیٹھنا چاہئے اور کھانے کے لیے بلانا ہو تو ایسے پرہیزگار لوگوں کی دعوت کرنی چاہیے جو دنیا میں احتیاط سے زندگی گزارتے ہیں۔

ایمان دار اور پرہیزگار کون؟ ایمان اگرچہ ایک چھپی ہوئی چیز ہے جو دل سے تعلق رکھتی ہے اور ظاہر میں نظر نہیں آتی کہ اسے دیکھتے ہی آدمی پہچان لے لیکن اس کی کچھ نشانیاں ایسی ہیں جن سے وہ پہچانا جاتا ہے اور وہ نشانیاں احادیث میں تفصیل کے ساتھ بتا دی گئی ہیں۔ مثلاً کسی کو جان بوجھ کر تکلیف نہ دے، لڑائی جھگڑا، دنگا فساد نہ کرے، ذرا ذرا سی بات پر گالم گلوچ پر نہ اُتر آئے، ہر ایک کے ساتھ اچھا سلوک کرے، وعدہ کی پابندی کرے، خودغرضی میں اندھا نہ ہو جائے، بُری باتوں سے بچے، جو آدمی ایسا ہو اس سے میل جول رکھنا مناسب نہیں ہے۔ پرہیزگار وہ ہے جو کھانے پینے اور پہننے میں حلال وحرام کا خیال رکھے، شرابی کبابی نہ ہو، ہر چیز بے سوچے سمجھے ہڑپ نہ کر جائے، کھانے پینے میں حد سے نہ بڑھے، ضرورت کے مطابق کھائے اور ایسے ہی آدمیوں کو اپنی خوشی وغمی میں شریک کرے کیوں کہ اپنی خوشی وغمی کے موقعوں پر شامل ہونے کے لیے بلانا میل جول اور محبت کی نشانی ہے۔

دوست کیسا ہونا چاہیے؟ دوست کا لفظ چار حروف سے مل کر بنا ہے: د، و، س، ت

1. د... سے درد یعنی جو دکھ درد کو بانٹنے والے ہوں
2. و... سے وفاداری یعنی جن کی آپس میں وفا ایسی ہو کہ زندگی بھر ایک دوسرے کا ساتھ نبھائیں۔
3. س... سے سچائی یعنی ایک دوسرے کے ساتھ سچائی کا معاملہ کریں۔
4. ت... سے تابع داری یعنی ہر ایک دوسرے کی جائز بات ماننے کے لیے تیار ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک صحبت ورفاقت نصیب فرمائے، اور بری صحبت اور برے ماحول سے محفوظ رکھے آمین

آن لائن معاملات سے متعلق مسائل

مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب لاہور

مسئلہ 1 ایڈ پر کلِک کر کے پیسے کمانے سے متعلق جتنی بھی ایپ موجود ہیں، ان میں اجارہ کا معاملہ ہوتا ہے جو کہ درج ذیل وجوہات کی بنا پر جائز نہیں ہے:

1 کام کے آغاز میں ہی فیس کے نام سے جو پیسے لئے جاتے ہیں، وہ رشوت ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہیں 2 ویڈیوز دیکھنے والا ایک ہی شخص کئی مرتبہ ایک ہی کلپ کو دیکھتا ہے، جس سے یہ تأثر دیا جاتا ہے کہ کلپس کو دیکھنے والے بہت سے لوگ ہیں، جو اشتہار دینے والوں کی ریٹنگ بڑھانے میں معاون ہوسکتا ہے، یہ بات خلافِ حقیقت ہونے کی وجہ سے دھوکہ دہی ہوگی، جو کہ جائز نہیں 3 اشتہارات پر کلک کرنا کوئی مقصودی منفعت نہیں ہے، اس لئے یہ اجارہ درست نہیں ہے 4 ان ویب سائٹس میں تشہیر کے لئے بسا اوقات یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ پہلے اکاؤنٹ بنانے والے کو ہر نئے اکاؤنٹ بنانے والے پر کمیشن ملتا رہتا ہے، جب کہ اس نے اس نئے اکاؤنٹ بنوانے میں کوئی عمل نہیں کیا، اس بلا عمل کمیشن لینے کا معاہدہ کرنا اور اس پر اجرت لینا بھی جائز نہیں ہے۔ (الدر:4/6)

مسئلہ 2 آن لائن گیمنگ میں ٹورنامنٹ کھیلنے کی فیس ادا کرنا اور پھر اسکور کرنے والے کو کچھ رقم ملنا اور نہ کرنے والے کو نہ ملنا، شریعت کی رو سے جوے کی ایک شکل ہے، جو کہ ناجائز اور حرام ہے۔ (سورۃ المائدہ، آیت:90)

مسئلہ 3 آن لائن ویب سائٹ بنانے کا یا کوئی پوسٹ بنانے کا یا کوئی اشتہار بنانے کا ٹھیکہ لینے کا کام کرنا اور اس پر اجرت لینا جائز ہے بشرط کہ جس کام کی اجرت لے رہے ہیں وہ ناجائز کام نہ ہو مثلاً تصویر یا میوزک وغیرہ نہ ہو۔ (الدر:136/5،63/6)

مسئلہ 4 آن لائن کاروبار جائز ہے بشرط کہ...

1 چیز کی قیمت اور ڈیلیوری کی مد میں اخراجات پہلے سے الگ الگ طے ہوں۔ 2 جو چیز فروخت کی جارہی ہے وہ بیچنے والے (بائع) کے قبضہ اور ضمان میں آچکی ہو۔ (الہدایہ، کتاب البیوع)

مسئلہ 5 بعض تعلیمی اداروں میں آن لائن امتحانات کا نظم ہوتا ہے، ان امتحانات کو بھی نقل وخیانت کے بغیر دینا ہر طالب علم پر قانوناً وشرعاً لازم ہے۔

مسئلہ 6 یونیورسٹی یا کالج کے طلبہ اپنے کچھ کام مثلاً ہوم ورک، اسائنمنٹ وغیرہ فری لانسر سے کرواتے ہیں۔ چونکہ عام طور پر تعلیمی ادارے کی جانب سے طلبہ پر پابندی ہوتی ہے کہ یہ کام انہوں نے خود انجام دینا ہے۔ کسی اور سے کام کروانے کی اجازت نہیں ہوتی، اس لئے فری لانسر کے ذریعہ یہ کام کروانا نقل کے زمرے میں آتا ہے، اس پر اجرت لینا اس کے گناہ میں تعاون کرنا ہوگا۔ (سورۃ المائدہ، آیت:6)

اللہ تعالیٰ ہمیں دینی احکامات کو سیکھنے، سمجھنے، اور ان پر مکمل عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

الحدیث: ترجمہ: جب کوئی سخت امر پیش آتا تو نبی ﷺ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہوجاتے۔ (ابوداؤد:1319، اسنادہ حسن)

مختصر مگر اِنتہائی مفید کلمات

مولانا ابوسنان صاحب

اللہ تعالیٰ سے محبت کا اولین تقاضا یہ ہے کہ بندہ کی زبان پر ہر وقت رب تعالیٰ کا ذکر رہے، ہر لمحہ دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد بسی رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ (صحیح مسلم 282/1)

ذکرِ الٰہی کا مفہوم

بندہ ہر وقت اور ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے، آتے جاتے اپنے معبودِ حقیقی کو یاد رکھے اور اس کی یاد سے کبھی غافل نہ ہو۔ ذیل میں کچھ کلمات لکھے ہیں ان کو معمول بنا لیجیے تاکہ ہم کسی درجہ میں ذاکر بن سکیں:

کام شروع کرتے ہوئے	بِسْمِ اللّٰہ	اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ
ذکر کرتے ہوئے	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ	کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے
کام کا ارادہ کرتے ہوئے	اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ	اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا
کام کا ارادہ کرلیں تو	تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ	میں نے بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ پر
شکر ادا کرتے ہوئے	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	اللہ تعالیٰ کا شکر ہے
کسی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے	جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا	اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دیں
کوئی نعمت دیکھے تو	مَاشَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ	جیسا اللہ تعالیٰ نے چاہا
کسی کے پاس نعمت دیکھ کر	بَارَکَ اللّٰہُ تَعَالیٰ	اللہ تعالیٰ مبارک کریں
تکلیف محسوس ہو تو	حَسْبِیَ اللّٰہُ	میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے
اوپر چڑھتے ہوئے	اَللّٰہُ اَکْبَر	اللہ تعالیٰ ہی بڑا ہے
نیچے اُترتے ہوئے	سُبْحَانَ اللّٰہ	اللہ تعالیٰ پاک ہے
برائی نظر آئے تو	نَعُوْذُ بِاللّٰہِ	ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں
گناہ ہو جائے تو	اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ	میں بخشش مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے
کوئی آفت دیکھے تو	مَعَاذَ اللّٰہ	اللہ تعالیٰ کی پناہ
اسباب مخالف ہوں تو	لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی طاقت نہیں
رُخصت کرتے ہوئے	فِیْ اَمَانِ اللّٰہ	اللہ تعالیٰ کی پناہ میں
کسی نقصان یا وفات پر	اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ	ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں

الحدیث، ترجمہ: جہاں تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (صحیح البخاری: 3225)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:3

روزانہ شکر ادا کرنا زندگی میں کیا تبدیلی لاتا ہے؟

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

ہم ایک دن میں مختلف طرح سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر سکتے ہیں، گذشتہ قسط میں آپ نے شکر کرنے کے دو طریقے پڑھے تھے: اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنا، صدقہ کرنا۔ اِس قسط میں شکر کے مزید تین طریقوں کو بیان کیا جاتا ہے۔

3 چاشت کی نماز حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کے ذمہ اُس کے جسم کے ایک ایک جوڑ کے شکرانے میں روزانہ ایک صدقہ ہے، ہر بار سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا صدقہ ہے، ہر بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے، ہر بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے، ہر بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے، بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، اور ہر جوڑ کے شکر کی ادائیگی کے لیے چاشت کے وقت دو رکعت پڑھنا کافی ہو جاتا ہے۔''

(صحیح مسلم، باب استحباب صلاۃ الضحیٰ، رقم الحدیث:720)

چاشت کی نماز کو عربی میں صَلَاۃُ الضُّحیٰ کہتے ہیں، دن کا تہائی حصہ گذر جانے کے بعد چاشت کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور زوال تک اِس کا وقت رہتا ہے، گھنٹوں کے حساب سے گرمیوں میں صبح نو بجے اور سردیوں میں صبح دس بجے سے چاشت کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ نماز چاشت کی رکعتیں اَحادیث مبارکہ میں دو، چھ، آٹھ اور بارہ آئی ہیں، لہٰذا چاشت کی نماز کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں، جتنی چاہے پڑھ لے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آٹھ رکعت پڑھا کرتی تھیں، اور فرمایا کرتی تھیں: ''اگر میرے ماں باپ بھی قبروں سے اُٹھ آئیں تو بھی اِن کو نہ چھوڑوں۔'' (مؤطا امام مالک، کتاب وقوت الصلاۃ، باب صلاۃ الضحیٰ، رقم الحدیث:405، اسنادہ صحیح)

انسان کے جسم میں تقریباً تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں، چاشت کی نماز پڑھنے سے اِن جوڑوں کا صدقہ ہو جاتا ہے۔

3 نعمت ملنے پر شکر ادا کرنا حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے اُس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ

(سنن ابی داؤد، باب ماجاء فی اللباس:4023، حسن لغیرہ)

''شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھے یہ عطا فرمایا۔''

اور جو کپڑے پہنے اور یہ دعا پڑھے اُس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ

مِنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: 271 اسنادہ ضعیف)

''شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھے یہ عطا فرمایا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس: 4023، حسن لغیرہ)

کھانا کھا کر یا لباس پہن کر مذکورہ بالا یا دوسری مسنون دُعاؤں کا پڑھنا مستحب عمل ہے، اِس کی وجہ سے یہ نعمتیں انسان کے لیے بابرکت ہو جاتی ہیں اور بندہ اُن کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے، بلکہ شکر کی بدولت مزید انعامات کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

5 نمازِ شکر ادا کرنا کسی نعمت کے حصول یا مصیبت کے ٹل جانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ آپ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر سیدھے اپنی چچازاد بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوئے، غسل فرمایا اور خفیف (ہلکی) قراءت فرما کر آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی۔

(صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب صلاۃ الضحیٰ فی السفر: 1176)

اِس نماز کو ''صلاۃ الفتح'' اور ''صلاۃ الشکر'' بھی کہتے ہیں اور چوں کہ چاشت کے وقت اِن نوافل کی ادائیگی کی گئی تھی، اِس لیے ''صلاۃ الضحیٰ'' بھی کہتے ہیں، بہر حال اِس نماز کی اصل غرض اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا تھا جناب رسول اللہ ﷺ کو جب فتح مکہ کی یا ابوجہل کے سر قلم کیے جانے کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاشت کے وقت (بہ طور شکر) دو رکعت نماز ادا فرمائی (سنن دارمی، باب فی سجدۃ الشکر: 1606، اسنادہ ضعیف)

نبی کریم ﷺ سے مختلف مواقع پر سجدہ شکر کرنا بھی ثابت ہے۔ چناں چہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''نبی کریم ﷺ کے پاس جب کوئی خوش کن خبر آتی یا آپ کو کوئی خوشی ملتی تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے۔'' (ابن ماجہ، باب ما جاء فی الصلاۃ والسجدۃ عند الشکر: 1394، حسن لغیرہ)

لہٰذا کسی نعمت کے مل جانے پر یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پر سجدہ شکر ادا کرنا جائز ہے، اور مکمل نماز پڑھنا شکر کا اعلیٰ درجہ ہے۔

سجدہ شکر کی صورت یہ ہے کہ تکبیر کہہ کر انسان سجدے میں چلا جائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح بیان کرے، اور پھر دوسری تکبیر کہہ کر سجدے سے سر اُٹھا لے، مگر فرض نماز کے بعد یا مکروہ اوقات میں ایسا کرنے سے گریز کرے۔.....(جاری ہے)

اللہ تعالیٰ ہمیں شکر جیسی عظیم عبادت کی توفیق عطا فرمائے آمین

(بقیہ، ص 5 کا) یکسر بھول جاتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے، پس بلند آواز سے فرمایا: اے اُن لوگوں کی جماعت! جو زبان سے تو اسلام لے آئے ہیں مگر ایمان اُن کے دلوں تک نہیں پہنچا ہے، مسلمانوں کو مت ستاؤ، اُن کو عار نہ دِلاؤ اور اُن کے عیوب تلاش نہ کرو، کیوں کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے، اللہ تعالیٰ اُس کے عیوب ظاہر کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس شخص کے عیب سے پردہ اُٹھا دے اُس کو رسوا کر دے گا، خواہ وہ اپنے گھر میں چھپا ہوا ہو۔

(سنن ترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ما جاء فی تعظیم المؤمن: 2032، اسنادہ حسن)

اللہ تعالیٰ ہمیں بہترین بندوں میں شامل فرمائے
بدترین بندوں میں شامل نہ فرمائے آمین

بچے خطرات کی زد میں

محمد عبداللہ صاحب

سن 2018 کی ایک سروے رپورٹ کے مطابق 21 فیصد بچوں میں فون میں انٹرنیٹ دیکھنے کی لت ہے، ہفتہ میں سولہ گھنٹے بچے ہوم ورک کرتے ہیں اور بائیس گھنٹے انٹرنیٹ پر رہتے ہیں۔ایک گھنٹہ سے زیادہ انٹرنیٹ دیکھنے والے بچوں میں موٹاپہ، شوگر، تناؤ، ڈپریشن جیسی بیماریوں کے خطرات 80 فی صد بڑھ جاتے ہیں۔سائنس دانوں کے تحقیق کے مطابق اگر بچے روزانہ 30 منٹ سے زیادہ وقت انٹرنیٹ پر گزارتے ہیں تو ان کی طبیعت خراب ہونے لگتی ہے، دل ودماغ اور گردے کی بیماریوں کے عارضہ لاحق ہونے کے شدید خطرات ہیں، دنیا بھر کے ماہرین سر جوڑ کر بیٹھ گئے ہیں کہ بچوں کو انٹرنیٹ کے خطرات اور نقصانات سے کیسے روکا جائے۔

بھٹکتے ذہن بچوں کے معصوم دماغ اور چھوٹے ذہن یوٹیوب کے جنگل میں بھٹکنے لگے ہیں، یوٹیوب کے صارفین میں بچوں کی تعداد میں خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے ''مکی ماؤس'' ''ڈونل ڈک'' کے کردار تو بچوں کو یاد ہیں، مگر اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت اور حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی قربانیاں، اللہ والوں کی دین داری، اذکار نماز، روزہ اس میں سے کچھ بھی یاد نہیں، اس لیے اس کے ذمہ دار والدین ہیں۔وہ بچے پر نظر رکھیں کہ بچہ یوٹیوب میں جو کچھ بھی دیکھ رہا ہے اس سے بچے کی خیال سازی ہو رہی ہے، خیال سازی سے ذہن سازی ہوتی ہے اور ذہن سازی سے کردار سازی ہوتی ہے۔ اس لیے ماں باپ بچوں کے سامنے موبائل فون پر ڈرامے، فلمیں، گیم وغیرہ نہ خود دیکھیں اور نہ بچوں کو دیکھنے دیں۔خاص طور پر کھانا کھلاتے وقت بچوں کو فون ہرگز نہ دیں، فون دیکھتے ہوئے بچہ کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کتنا کھا رہا ہے اور کھانے کا مزہ کیا ہے؟ اگر بچہ کھانا نہیں کھاتا تو چھوڑ دیں، آج تک کوئی اپنی مرضی سے بھوک سے نہیں مرا، دنیا میں دو طریقے سے کسی نے خودکشی نہیں کی، ایک کسی نے بھی اپنے سانس روک کر خودکشی نہیں کی اور کسی نے اپنے سامنے کھانا ہوتے ہوئے اپنے آپ کو روکا نہیں۔

نسلوں کی حفاظت فیس بک اور یوٹیوب سے بچہ دنیا بھر کی چیزیں جان لیتا ہے، جو ان کی عمر کے لحاظ سے ضروری نہیں ہوتیں بچے جانتے نہیں کہ ان کے لیے کیا ضروری ہے اور کیا نہیں۔بڑی تیزی کے ساتھ حالات ہمارے بچوں کے لیے خطرناک بنتے جا رہے ہیں، اگر ہم نے ادھر توجہ نہ دی تو ارتداد اور اِلحاد کا فتنہ ہماری نسلوں کو تباہ کر دے گا، جس کے آثار شروع ہو چکے ہیں، یہ وہ نازک وقت ہے کہ خوابِ غفلت سے باہر نکل کر نسلوں کی حفاظت کے لیے کام کریں کہ بچے غلط سوسائٹی، قابلِ نفرت صحبتیں اور گندے ماحول میں وقت گزار رہے ہیں، جس کا نتیجہ سوائے تباہی اور بربادی کے کچھ نہیں۔

اللہ تعالیٰ انٹرنیٹ کے نقصانات وہ پہلو سے محفوظ رکھے آمین

الحدیث: ترجمہ، قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ صرف جان پہچان والے کو سلام کیا جائے گا (مسند احمد: 3664، اسنادہ حسن)

محنت کبھی ضائع نہیں جاتی

محمد فہیم عالم
لاہور

ڈیڑھ لیٹر والی کولڈ ڈرنک کی بوتلیں، ایک کلو مٹھائی اور یہ نمکو وغیرہ ہیں ان کا بل بنا دیجیے میں نے کاؤنٹر پر چیزیں رکھ کر کہا۔

350 روپے دید یجیے، میں نے بٹوے سے 500 روپے کا نوٹ نکالا اور اس کی طرف بڑھا دیا۔ لیکن اسے دیکھ کر مجھے بے حد مسرت ہوئی جب کہ وہ میری حالت سے بے خبر بقایا دینے میں مشغول تھا۔

عاصم...تت...تم! بے اختیار میرے منہ سے نکلا، کیا مطلب؟ آپ میرا نام کیسے جانتے ہیں؟ اس نے حیرت سے میری طرف دیکھا، ارے! آپ نے مجھے نہیں پہچانا، میں آپ کا ہم جماعت مدثر حسین ہوں، اچھا مدثر تم، کچھ دیر بعد ہم دونوں ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے، معذرت یار مدثر میں تمہیں پہچان نہیں پایا۔ عاصم شرمندہ سا ہو کر بولا، کوئی بات نہیں لیکن تم یہاں اس بیکری میں؟ میری حیرت جوں کی توں تھی۔

عاصم ہماری کلاس کا ذہن ترین طالب علم تھا جب کہ اس کے برعکس میں کچھ کمزور تھا، بڑی محنت اور کوشش سے سبق یاد ہوتا مگر پھر بھی پوزیشن حاصل نہ کر پاتا، خیر وقت گزرتا گیا، میٹرک کے بعد کلاس کے سب ساتھی جدا ہو گئے۔ میں نے انجینئرنگ میں ڈپلومہ کیا اور مکینکل کے شعبہ میں چلا گیا، آج میں ایک مشہور پرائیویٹ کمپنی میں اچھی پوسٹ پر تھا، اسی عرصہ میں میری ملاقات بھی عاصم سے نہ ہوئی تھی، آج برسوں بعد بیکری میں بطور ملازم اسے دیکھ کر میں جتنا بھی حیران ہوتا کم تھا۔

مدثر حسین آپ کو پتہ ہے کہ میں کتنا ذہین تھا، عاصم نے کہنا شروع کیا، مجھے اپنے ذہن پر بڑا گھمنڈ تھا، میٹرک کے بعد میں نے ایف ایس سی کرنے کے لیے کالج میں داخلہ لیا، کیوں کہ ڈاکٹر بننا میرا خواب تھا، اپنی ذہانت پر اعتماد کرتے ہوئے میں نے سال بھر میں کچھ خاص نہ پڑھا، امتحانوں کے دنوں میں میرا ذہن خالی تھا، اور میں سب کچھ بھول چکا تھا، میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے، میں نے بہت یاد کرنے کی کوشش کی لیکن کچھ بھی یاد نہ آیا۔ لہذا امتحان میں فیل ہو گیا، اس کے بعد پڑھائی سے دل ایسا اچاٹ ہوا کہ پھر پڑھ نہ سکا، اتنا کہہ کر عاصم خاموش ہو گیا، میں حیرت و تعجب کا بت بنا اسے تک رہا تھا۔

مجھے رہ رہ کر سر حیدر کا وہ جملہ یاد آ رہا تھا جو انہوں نے اس وقت مجھے کہا تھا جب میں نے سر حیدر سے کہا تھا سر میں بہت محنت کرتا ہوں لیکن پھر بھی پوزیشن حاصل نہیں کر پاتا۔ تو سر حیدر نے کہا تھا کہ ”مدثر بیٹا! ذہین شخص ناکام ہو سکتا ہے لیکن محنتی شخص کبھی ناکام نہیں ہو سکتا“۔ آج اس کی زندہ مثال میرے سامنے عاصم کی شکل میں موجود تھی۔

محنتی بنیے! محنت میں ہی کامیابی اور عظمت ہے۔

القرآن الکریم، ترجمہ: تم صبر سے کام لو، تمہارا صبر یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ہے۔ (سورۃ النحل، آیت: 127)

ماہنامہ علم و عمل لاہور

وصیت کی حقیقت اور ضرورت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اِنسان دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کے احکام بجالانے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اس کی ہر وقت یہ کوشش ہونی چاہیے کہ وہ اپنی اس ذمہ داری میں کسی بھی قسم کی کوئی کوتاہی نہ کرے، اور اگر ان احکام میں اس سے کوئی کوتاہی ہوجائے تو جلد سے جلد ان کی ادائیگی کر کے اپنی اس اہم ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائے تاکہ جب موت آئے تو ایسی حالت میں آئے کہ وہ اپنی ذمہ داری پوری کر چکا ہوتا کہ وہ آخرت کی جوابدہی اور شرمندگی سے محفوظ ہو سکے۔ لیکن چوں کہ موت کا کچھ بھی علم نہیں ہوتا کہ کب اور کس حالت میں آجائے اس لیے موت سے پہلے ہی کچھ ایسا انتظام اور اہتمام ہونا چاہیے کہ جب اچانک موت آجائے، اور اس کے ذمہ فرائض وواجبات (حقوق اللہ تعالیٰ) کی ادائیگی باقی ہو تو اس کو موت کے بعد ان کی ادائیگی اور تلافی کی جاسکے، تاکہ آخرت میں وہ اس کوتاہی کی سزا سے نجات پاسکے، اور موت کے بعد ان فرائض و واجبات کی تلافی کے لیے موت سے پہلے انتظام کی یہی صورت ہے کہ وہ شخص موت سے پہلے ان کے بارے میں وصیت کر جائے اور ساتھ ساتھ اس وصیت کو پورا کرنے کے لیے اتنا مال بھی چھوڑ جائے کہ اس کے مال کے تہائی حصہ سے اس وصیت کو پورا کیا جاسکے۔

یاد رکھیے! جس طرح موت سے پہلے ان فرائض وواجبات کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے اسی طرح ان میں کوتاہی ہوجانے کے بعد اچانک موت آنے کی صورت میں موت کے بعد ان کی تلافی کے لیے موت سے پہلے وصیت کرنا بھی ضروری ہوجاتا ہے۔

حاصل یہ ہے کہ اصل تو یہی ہے کہ زندگی ہی میں تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی کا مکمل اہتمام کیا جائے اور اگر کبھی ان میں کوتاہی ہوجائے تو جتنی جلدی ہو سکے اس کی تلافی کی جائے۔ تلافی کی صورت یہ ہے کہ ان کی ادائیگی کی کوشش کی جائے اور اگر جان بوجھ کر کوتاہی کی ہو تو ایسی صورت میں توبہ واستغفار بھی کیا جائے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ زندگی میں ادائیگی کا موقع نہ مل سکے اس لیے ساتھ ساتھ ان کے بارے میں وصیت بھی لکھے اور اتنا مال بھی چھوڑ جائے کہ اس کے تہائی مال میں سے اس کی وصیت پوری کی جاسکے۔

وضاحت: وصیت سے متعلق یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ قرضوں کی دو قسمیں ہیں: **(1) بندوں کا قرضہ** یعنی کسی شخص کے ذمہ لوگوں کے قرضے اور واجب الاداء رقوم وغیرہ ہوں تو ان کے بارے میں حکم یہ ہے کہ چاہے میت نے ان کی ادائیگی کی وصیت کی ہو یا نہ کی ہو وہ بہر صورت میت کے مال سے ادا کیے جائیں گے، گویا کہ وصیت کا تعلق ان کے ساتھ نہیں ہوتا البتہ اتنا ضرور ہے کہ مرنے سے پہلے..... (بقیہ ص30)

القرآن الکریم، ترجمہ: جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں انہیں ان کا ثواب بے حساب دیا جائے گا۔ (سورۃ الزمر، آیت:10)

کھانا کھاتے وقت مسنون طریقے اپنائیے!

مولانا محمد سعد صاحب

رحمت دوعالم ﷺ کا فرمان ہے: میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔ (صحیح البخاری، باب الآکل متکئا: 539)

کھانے کا ایک ادب یہ ہے کہ بغیر ضرورت ٹیک لگا کر یا کسی اور چیز کا سہارا لے کر کھانا نہ کھایا جائے، بلا ضرورت ایسا کرنا غرور اور تکبر کی علامت ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے، ترجمہ: جیسے بندہ اور غلام کھاتا ہے ویسے میں بھی کھاتا ہوں اور جیسے وہ بیٹھتا ہے ویسے میں بھی بیٹھتا ہوں۔ (مسند ابی یعلیٰ: 4920، اسنادہ حسن)

اس سے معلوم ہوا کہ کھانے میں عاجز بندہ کی طرح بیٹھے اور اس حقیقت کا احساس رکھے کہ میں اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ ہوں یہ کھانا اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ جب یہ احساس پیدا ہو جائے گا تو بندہ خود بخود عاجزی اختیار کرے گا اور تکبر و غرور سے دور رہے گا۔

بیٹھنے کا طریقہ یا ایک پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دوسرا گھٹنا کھڑا رکھنا یا دونوں زانوں کو زمین پر ٹیک کر جھک کر کھانا۔ (عمدۃ القاری 44/28)

کھانا کھاتے وقت یہ نیت رکھنا بزرگوں سے منقول ہے کہ کھانا کھاتے وقت یہ نیت کرے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اس کی عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لیے کھاتا ہوں۔

کھانا کھانا ایک مباح (جائز) کام ہے مگر اس مذکورہ نیت کی برکت سے یہ عمل اب عبادت بن جائے گا۔

خیر و برکت کا ذریعہ جو شخص چاہتا ہے کہ اسکے گھر میں خیر و برکت آئے تو اسے چاہیے کہ وہ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئے۔ (ابن ماجہ: 3260، اسنادہ ضعیف)

(بقیہ، ص: 29 کا) یہ حساب و کتاب واضح کر دے کہ میرے ذمہ کس کس کے قرضے ہیں تا کہ وارثوں کے سامنے یہ معاملہ واضح رہے اور انہیں پریشانی نہ ہو

2 اللہ تعالیٰ کا قرضہ یعنی کسی شخص کے ذمہ اللہ تعالیٰ کے متعدد (فرائض و واجبات) رہ گئے ہوں جیسے نمازوں، روزوں کا فدیہ، زکوٰۃ، صدقہ فطر، قسم کا کفارہ، حج اور قربانی وغیرہ کی ادائیگی وغیرہ۔ ایسے فرائض و واجبات کو ادا نہ کرنے کی صورت میں ان کے لیے وصیت کی ضرورت پڑتی ہے بغیر وصیت کے ان حقوق کی ادائیگی وارثوں کے ذمہ واجب نہیں ہوتی۔ گویا وصیت کا تعلق اس قسم کے قرضے کے ساتھ ہے۔

وصیت کے 2 بنیادی مقاصد 1 وصیت کے ذریعہ ایک تو موت کے بعد ان فرائض و واجبات کی تلافی ہو سکتی ہے کہ جن میں اس شخص نے اپنی زندگی میں کوتاہی کی ہو، یہ وصیت کا اہم مقصد ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ اس کوتاہی سے بری ہو سکے اور اس سے نجات مل سکے، جیسا کہ ماقبل میں کچھ تفصیل ذکر ہو چکی۔

2 وصیت کے ذریعہ دوسرا فائدہ یہ حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اپنے مال کے ایک تہائی حصے کو کسی ثواب کے کام میں صَرف کرنے کی وصیت کر کے اپنے لیے صدقہ جاریہ کا بندوبست بھی کیا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دیں آمین ثم آمین

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے مت پکاریئے!

مولانا زین العابدین

ارشادِ خداوندی ہے: وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ (سورۃ الحجرات، آیت:11)

ترجمہ: اور ایک دوسرے کو بُرے القاب سے نہ پکارو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا بہت بری بات ہے

رب تعالیٰ نے ایک دوسرے کو بُرا لقب دینے سے منع فرمایا ہے مثلاً کسی مسلمان کو فاسق یا منافق یا کافر کہنا یا کسی ایسے لفظ سے یاد کرنا جس سے برائی ظاہر ہوتی ہو اسی طرح کسی کو کتا یا گدھا یا خنزیر کہنا، کسی نومسلم کو اس کے پہلے دین کی طرف منسوب کرنا یعنی یہودی ونصرانی کہنا یہ سب تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَاب میں آتا ہے، اور یہ ناجائز ہے۔

گزشتہ زندگی پر عار مت دلایئے

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اہلیہ محترمہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے یہودی دین پر تھیں، ان کا اونٹ بیمار ہوگیا تو آپ نے اپنی دوسری اہلیہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اسے ایک اونٹ دے دو انہوں نے کہا کیا میں اس یہودی عورت کو دے دوں؟ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے اس جواب کی وجہ سے غصہ ہوگئے اور کچھ عرصہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (کچھ دن) تعلقات نہ رکھے۔

(ابوداؤد، رقم الحدیث 4602، حسن لغیرہ)

کسی پر عیب نہ لگائیں

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کسی گناہ کی وجہ سے عیب دار بتایا یعنی عیب لگایا تو یہ شخص اس وقت نہیں مرے گا جب تک خود اس گناہ کو نہ کرے۔

(سنن ترمذی، رقم الحدیث: 2502، اسنادہ حسن)

بعض لوگوں کے ایسے نام مشہور ہوجاتے ہیں جو اصل میں بُرے ہیں مگر وہ بغیر اس لفظ کے پہچانے ہی نہیں جاتے تو اس کو اس نام سے ذکر کرنے کی علماء کرام نے اجازت دی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ذکر کرنے والا/والی اس سے حقارت وذلت کا ارادہ نہ کرے جیسے بعض محدثین کے نام کے ساتھ ''اعرج'' (لنگڑا وغیرہ لکھا ہے اور خود نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی کو جس کے ہاتھ کچھ لمبے تھے ''ذوالیدین'' کے نام سے تعبیر فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث 1213 اسنادہ صحیح)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آدمی کو اس کے پسندیدہ ناموں اور اس کی پسندیدہ کنیت کے ساتھ بلایا جائے۔

(الادب المفرد: 819، اسنادہ ضعیف)

اسی لیے عرب میں کنیت کا رواج تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خاص خاص صحابہ کرام کو کچھ لقب بھی دیئے تھے جیسے صدیق اکبر کو ''عتیق'' اور حضرت عمر کو ''فاروق'' اور حضرت حمزہ کو ''اسد اللہ'' اور حضرت خالد بن ولید کو ''سیف اللہ'' رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

بڑے نے پوچھا چھوٹے سے

مولانا
محمد سرور بن جمعہ خاں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے ابوالحسن کئی مرتبہ آپ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مجلس میں موجود ہوتے اور ہم غائب ہوتے تھے اور کئی مرتبہ ہم موجود ہوتے اور آپ غائب ہوتے تھے، میں آپ سے تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں کیا آپ کو معلوم ہیں؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا وہ باتیں کیا ہیں؟

پہلی بات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ایک آدمی کو ایک آدمی سے محبت ہوتی ہے حالاں کہ اس میں کوئی خیر وخوبی کی بات نہیں دیکھی ہوتی اور ایک آدمی کو ایک آدمی سے دوری ہوتی ہے حالاں کہ اس میں کوئی بُری بات نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ انسانوں کی روحیں ازل میں ایک جگہ اکٹھی تھیں، وہاں وہ ایک دوسرے کے قریب آکر آپس میں ملتی تھیں، جن میں وہاں آپس میں تعارف ہوگیا ان میں یہاں دنیا میں محبت ہوجاتی ہے اور جن میں وہاں اجنبیت رہی، وہ یہاں دنیا میں بھی ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک بات کا جواب تو مل گیا۔

دوسری بات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا آدمی حدیث بیان کرتا ہے کبھی اسے بھول جاتا ہے کبھی یاد آجاتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جی ہاں! اس کا جواب موجود ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جیسے چاند بادل میں ہوتا ہے، ایسے ہی دل کے لیے بادل ہے چاند خوب چمک رہا ہوتا ہے بادل اس کے سامنے آجاتا ہے تو اندھیرا ہوجاتا ہے اور جب بادل ہٹ جاتا ہے تو اسے وہ دوسری حدیث یاد آجاتی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دو باتوں کا جواب مل گیا۔

تیسری بات آدمی خواب دیکھتا ہے تو کوئی خواب سچا ہوتا ہے اور کوئی جھوٹا، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو بندہ گہری نیند سو جاتا ہے تو اس کی روح کو چڑھایا جاتا ہے جو روح عرش پر پہنچ کر جاگتی ہے اس کا خواب سچا ہوتا ہے اور جو روح اس سے پہلے جاگ جاتی ہے اس کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں ان تینوں باتوں کی تلاش میں ایک عرصہ سے لگا ہوا تھا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں نے مرنے سے پہلے پہلے ان کو پالیا

(حیاۃ الصحابہ 249/3)

غصہ دور کرنے کی 6 تدبیریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اِسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُھُمَا یَسُبُّ صَاحِبَہٗ مُغْضِبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْھُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً قَالَھَا لَذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ، لَوْ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (صحیح البخاری، رقم الحدیث 6115)

ترجمہ: دو آدمیوں کی آپس میں کسی بات میں تکرار ہوئی ان میں سے ایک کو غصہ آیا اور غصہ کے اثرات اس کے چہرہ پر ظاہر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کی یہ حالت جاتی رہے اور وہ ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے)۔ یاد رکھیے! غصے کے تقاضے پر عمل کرنا بہت ہی بری بلا ہے اگر آدمی غصہ پر قابو پانے کی تدابیر پر عمل نہیں کرتا تو آہستہ آہستہ یہ بیماری مضبوط ہو جاتی ہے پھر بات بات پر غصہ آنے لگتا ہے اور گھر کے تمام افراد اس سے تنگ پڑ جاتے ہیں، غصہ عقل کو ختم کر دیتا ہے، کئی قسم کی بیماریاں پیدا کرتا ہے آپس میں عداوت پیدا کرتا ہے

غصہ دور کرنے کی چھ تدبیریں:

پہلی تدبیر گھر میں، دکان میں سلام کر کے داخل ہوں اور گھر میں داخل ہونے کی دُعاؤں کا اہتمام کیا جائے

دوسری تدبیر غصہ کے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ لے اور اپنی حالت تبدیل کر لے، کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہے تو لیٹ جائے وغیرہ۔

تیسری تدبیر غصہ کی حالت میں پانی پی لے، یا وضو کر لے

چوتھی تدبیر جہاں غصہ آیا ہے اس جگہ کو فوراً چھوڑ دے، کہیں اور چلا جائے اگر گھر میں غصہ آئے تو تھوڑی دیر کے لیے باہر چلا جائے، یہ سب سے زیادہ مفید اور مجرب علاج ہے۔ مثلاً! بیوی بچوں پر غصہ آیا تو گھر سے باہر جا کر مسجد میں دو رکعت صلوٰۃ التوبۃ پڑھ لے۔ اگر ساس کو بہو پر غصہ آیا تو دوسرے کمرہ میں چلی جائے

پانچویں تدبیر جس کو غصہ زیادہ آتا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ ایک کاغذ پر یہ عبارت لکھ کر ایسی جگہ لگا دے کہ اس پر آتے جاتے نظر پڑتی رہے وہ عبارت یہ ہے: تجھ کو بیوی بچوں، ملازم، شاگرد پر یا اپنے ماتحتوں پر جتنی قدرت ہے اللہ تعالیٰ کو تجھ پر اس سے زیادہ قدرت ہے لہٰذا ایسا نہ ہو کہ سزا جرم سے زیادہ ہو جائے ورنہ دُنیا و آخرت دونوں میں پکڑ ہوگی۔ قیامت کے دن جرم اور سزا کو تولا جائے گا، اگر برابر ہوئے تو چھوٹ گئے ورنہ پکڑ ہوگی۔

چھٹی تدبیر صبر کیجیے، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے غصہ کو پیا باوجود کہ وہ اسکے نفاذ پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے اور اسکو اختیار دیں گے کہ جس حور عین سے چاہے شادی کر لے۔ (الدر المنثور 298/2)

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

الحدیث، ترجمہ: ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو۔ (صحیح مسلم 6706)

● اِس جامعہ میں درجہ کتب کے خماسی امتحان بروز جمعۃ المبارک 15 ستمبر تا بروز ہفتہ 23 ستمبر بمطابق ۲۹ صفر تا ۷ ربیع الاوّل منعقد ہوئے۔ اسی طرح جامعہ میں قائم ''ابن عمر ایجوکیشنل'' اسکول سسٹم میں زیرِ تعلیم طلباء کے مڈٹرم کے امتحانات بھی مذکورہ تاریخوں میں منعقد ہوئے، اور جامعہ کے شعبہ حفظ و ناظرہ اور قاعدہ میں زیرِ تعلیم طلباء کے خماسی امتحان 23 ستمبر بمطابق ۷ ربیع الاوّل بروز ہفتہ کو منعقد ہوئے۔ اور ماشاء اللہ تعالیٰ باخیریت مکمل ہوئے۔ خماسی امتحان کے بعد 24 ستمبر تا 2 اکتوبر جامعہ کے تمام تعلیمی شعبہ جات میں ایک ہفتہ طلباء کی چھٹیاں رہیں۔

قارئین کرام توجہ فرمائیے!

بڑھتی ہوئی مہنگائی اور کثرتِ اخراجات کے پیشِ نظر اور ڈاک ٹکٹ کے اضافہ ہونے کی وجہ سے ماہِ اکتوبر 2023 سے اس ماہ نامہ علم و عمل، لاہور رسالہ کی قیمت بڑھا کر فی شمارہ 50 روپے ہوگی اِن شاء اللہ تعالیٰ۔ تاکہ ادارہ کو اس رسالہ کی ماہانہ اشاعت میں ہونے والی مالی پریشانی کسی قدر کم ہو سکے اور قارئین کرام کی وساطت سے بآسانی ترسیل کا سلسلہ بروقت یونہی جاری رہے۔ لہٰذا آئندہ علم و عمل کے سالانہ اجراء کی مد میں 600 روپے جمع کیے جائیں گے اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

فی طالب علم ماہانہ و سالانہ خرچہ

درجہ حفظ کے ایک غیر رہائشی طالب علم کا ماہانہ خرچ =/2000 روپے تقریباً اس طرح درجہ حفظ کے ایک غیر رہائشی طالب علم کا سالانہ خرچ =/24000 روپے تقریباً اور درجہ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی ماہانہ خرچ 7500 روپے تقریباً (کھانا 4500 اور دِیگر اخراجات 3000 روپے تقریباً)۔ اس طرح درجہ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی سالانہ خرچ 90,000 روپے (کھانا =/54000 اور دِیگر اخراجات 36000 روپے تقریباً) مخیّر حضرات اپنے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے اِس صدقۂ جاریہ میں حصہ لیجیے۔ نیز صدقات زکات و عطیات اور عشر وغیرہ کے لیے بھی یہ ادارہ ایک اچھا مصرف ہے۔

گزارش

حسبِ گنجائش رقم جمع کروا کر دفترِ جامعہ سے رسید حاصل کی جا سکتی ہے۔ بصورتِ دیگر رقم بذریعہ منی آرڈر یا رسالہ کی پشت پر دیئے گئے بنک الفلاح کے اکاؤنٹ میں رقم بھیج کر... رسالہ کی پشت پر دیئے گئے فون نمبرز پر کال یا میسج کر کے اطلاع کر دی جائے، تاکہ آپ کی طرف سے بھیجی گئی صدقہ، زکوٰۃ و خیرات وغیرہ کی رقم کو بروقت صحیح مصرف میں خرچ کیا جا سکے اللہ تعالیٰ معاونین جان و مال میں برکتیں عطا فرمائے آمین

Monthly ILM-O-AMAL Lahore CPL No. 200

مصنوعی مہنگائی کی ہولناک سزا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مسند احمد بن حنبل: 20328 بسنادہ صحیح

جس نے قیمتوں میں کسی قسم کی دخل اندازی کی تاکہ مسلمانوں پر چیزیں مہنگی کردے تو اللہ پر واجب ہے کہ ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کے ہولناک حصے پر بٹھائے (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے ظالم شخص کو ضرور ہولناک سزا دے گا)۔

مالی مُحتاجگی سے بچنے کا نسخہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جس خاندان یا گھرانے کے لوگ آپس میں صلہ رحمی (اور محبت و اُلفت کا برتاؤ) کرتے ہوں، وہ (لوگ) کبھی محتاج نہیں ہوں گے

صحیح ابن حبان: 440، اسنادہ حسن لغیرہ

قرآنی نسخہ

مال میں اِضافہ کا

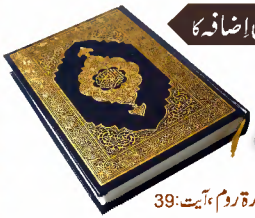

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اِرشاد ہے

سورۃ روم، آیت: 39

اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے اِرادہ سے دیتے ہو، تو جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں (یہ) وہ لوگ ہیں جو (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔

رِسالہ ماہنامہ علم و عمل لاہور کی رقم جمع کرانے کے لئے

« "بینک الفلاح" کا اَکاؤنٹ نمبر: 5575-5000028650

« "البرکہ بینک" کا اَکاؤنٹ نمبر: 0322-0102580779016

بنام: Mahnama ilm-o-amal Lahore

ماہنامہ علم و عمل لاہور کے اِجراء اور معلومات کے لئے رابطہ نمبرز:

0302-4143044 ①
0331-4546365 ②

مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر:
0322-8405054
0321-4200041
042-35272270

جامعہ عبداللہ بن عمر (رجسٹرڈ) 23 کلومیٹر فیروز پور روڈ، گجو متہ نزد کاہنہ نو۔ لاہور، پاکستان

53100 پوسٹ کوڈ: